عالمی مجلس تحفظ ختم نبوۃ کا ترجمان

ہفت روزہ

ختم نبوۃ

INTERNATIONAL URDU WEEKLY **KHATM-E-NUBUWWAT** KARACHI PAKISTAN

قیمت: ۱۰ روپے

جلد: ۳۴ | ۶ تا ۱۲ / رمضان ۱۴۳۶ھ مطابق ۲۳ تا ۳۰ / جون ۲۰۱۵ء | شمارہ: ۲۴

روزے کے احکام

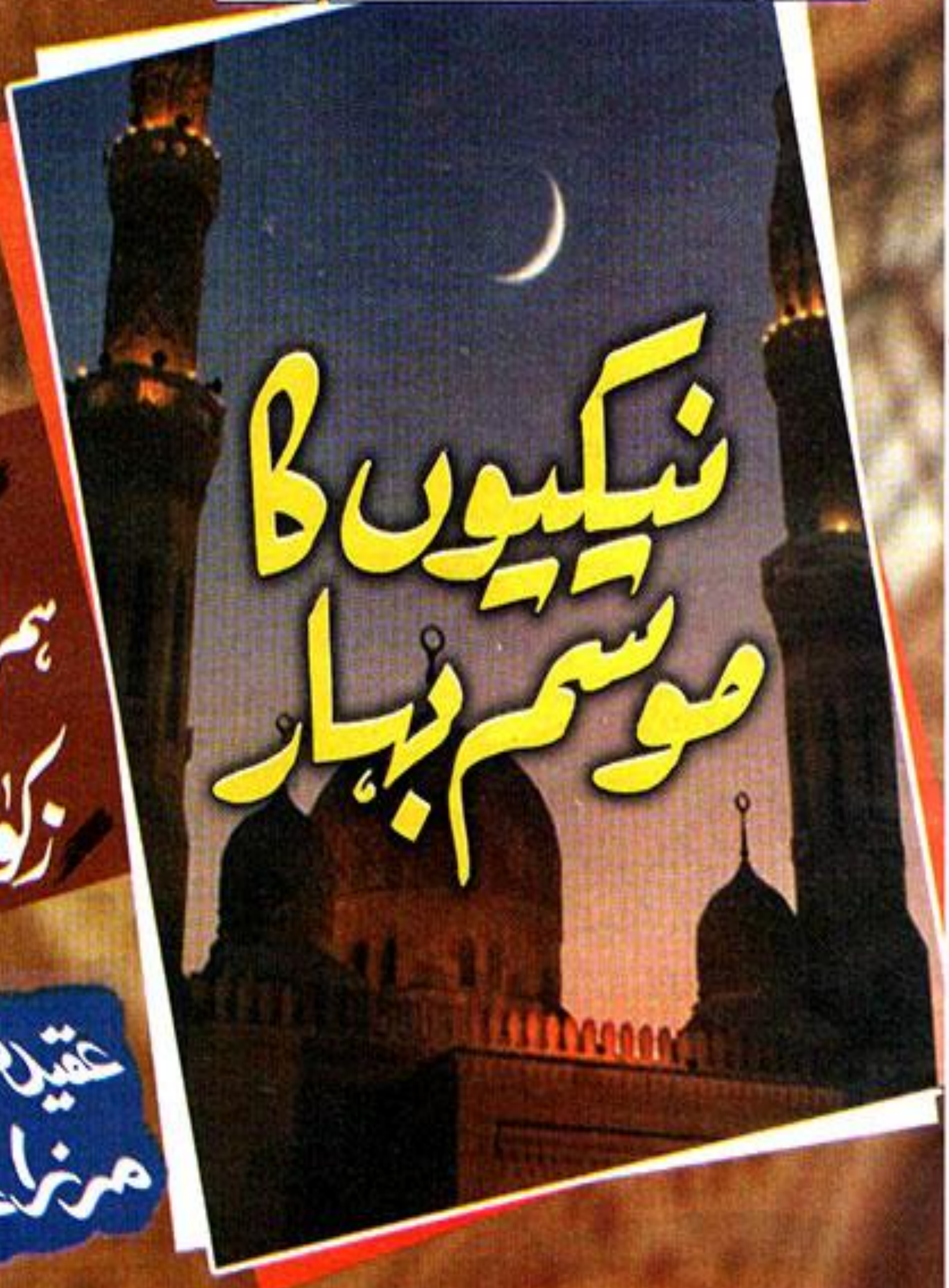

ہم اپنے مالوں کی زکوٰۃ کیسے نکالیں؟

عقیدۂ ختم نبوت اور مرزا غلام احمد قادیانی

Email: editorkn@yahoo.com

Website: http://www.khatm-e-nubuwwat.org
http://www.khatm-e-nubuwwat.com

روزہ کی حالت میں خون حلق میں چلا جائے تو!

محمد ہارون جالندھری، کراچی

س:...... اگر روزے کی حالت میں مسوڑھوں سے خون آئے اور حلق میں چلا جائے یا پھر خودی حلق میں اتار لے تو کیا اس سے روزہ ٹوٹ جائے گا؟

ج:...... مسوڑھوں سے خون آئے اور حلق میں چلا جائے اور اتنا ہو کہ ذائقہ محسوس ہو تو روزہ فاسد ہو جائے گا اور اس کی قضا کرنی ہوگی۔ اس طرح اگر مسوڑھوں سے خون آیا اور تھوک کے ساتھ ہی اسے جان بوجھ کر نگل لیا تو اس سے بھی روزہ ٹوٹ جائے گا اور صرف قضا واجب ہوگی۔

"ابتلع مالا يتغذى به ولا يتداوى به عادة فسد صومه ولزمه القضاء ولا كفارة عليه....الخ" (البحر الرائق ص:۲۹۵، ج:۲)

روزے میں سگریٹ پینا

س:...... کیا روزے کی حالت میں کوئی سگریٹ پی لے تو روزہ ٹوٹ جاتا ہے؟

ج:...... جی ہاں روزے کی حالت میں سگریٹ پینے سے روزہ ٹوٹ جائے گا اور قضا واجب ہوگی۔ اور اگر یہ معلوم تھا کہ سگریٹ سے روزہ ٹوٹ جاتا ہے، اس کے باوجود یہ عمل کیا تو قضا اور کفارہ دونوں لازم ہوں گے۔

"ويفطر متناول الدخان المعروف كالتمباك والتنشرق....الخ۔" (الفقہ الاسلامی وادلتہ ص:۶۶۵، ج:۲)

روزہ میں کلی کرتے ہوئے یا نہاتے ہوئے حلق میں پانی چلا جائے تو؟

س:...... وضو کرتے ہوئے یا نہاتے ہوئے پانی حلق میں چلا جائے، غلطی سے ایسا ہو تو کیا روزہ ٹوٹ جائے گا؟

ج:...... وضو، غسل یا کلی کرتے ہوئے غلطی سے پانی حلق میں چلا جائے تو روزہ ٹوٹ جاتا ہے، مگر ایسی صورت میں صرف قضا لازم ہے کفارہ نہیں۔

"ان تمضمض واستنشق فدخل الماء جوفه ان كان ذاكراً لصومه فسد صومه وعليه القضاء....وكذا اذا اغتسل فدخل الماء حلقه كما في السراج الوهاج۔" (عالمگیری ص:۲۰۲، ج:۱)

روزہ میں ناک اور کان میں دوا ڈالنے سے روزہ ٹوٹ جاتا ہے؟

س:...... کیا آنکھ، کان اور ناک میں دوا ڈالنے سے روزہ ٹوٹ جاتا ہے؟

ج:...... آنکھ میں دوائی ڈالنے سے روزہ نہیں ٹوٹتا، لیکن کان اور ناک میں دوائی ڈالنے سے روزہ فاسد ہو جاتا ہے اور اس کی قضا لازم ہوگی۔

"ولو اقطر شيئاً من الدواء في عينيه لايفطر صومه عندنا وان وجد طعمه في حلقه...." (عالمگیری ص:۲۰۳، ج:۱)

روزہ میں انجکشن کے ذریعے گلوکوز چڑھانا

س:...... کیا انجکشن لگوانے اور گلوکوز چڑھانے سے روزہ ٹوٹ جاتا ہے؟ اسی طرح کسی کو خون دینے سے روزہ پر کوئی اثر پڑے گا یا نہیں؟

ج:...... کسی قسم کے انجکشن سے روزہ نہیں ٹوٹتا، اسی طرح خون یا گلوکوز کی بوتل لگوانے سے بھی روزہ نہیں ٹوٹے گا۔ ہاں! بلاضرورت ایسا کرنے سے روزہ مکروہ ہو جاتا ہے۔ کسی کو خون دینے سے بھی روزہ پر اثر نہیں پڑتا۔ واللہ اعلم بالصواب۔

ہفت روزہ
ختم نبوۃ
مجلس

مجلس ادارت
مولانا سید سلیمان یوسف بنوری — صاحبزادہ مولانا عزیز احمد
علامہ احمد میاں حمادی — مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی
مولانا قاضی احسان احمد

جلد:۳۴ — ۷ تا ۱۳ر رمضان ۱۴۳۶ھ مطابق ۲۴ تا ۳۰ر جون ۲۰۱۵ء — شمارہ:۲۴

اس شمارے میں!

روہنگیا کے مظلوم مسلمان اور عالم دنیا کی بے حسی!	۴	محمد اعجاز مصطفیٰ
روزے کے احکام	۷	مولانا مفتی سعید احمد اکازوی
ہم اپنے مالوں کی زکوٰۃ کیسے نکالیں!	۱۰	مولانا مفتی محمد تقی عثمانی مدظلہ
ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہؓ	۱۳	راحت علی
رمضان المبارک... نیکیوں کا موسم بہار	۱۴	مولانا شمس الحق ندوی
ردقادیانیت کیلئے جدید اسلوب اپنانے کی ضرورت	۱۶	مولانا زاہد الراشدی
عقیدۂ ختم نبوت اور مرزا غلام احمد قادیانی	۱۸	علامہ سعید احمد قادری
تجر چانگ کی ڈائری....	۲۱	مولانا توصیف احمد
محفل حسن قرآت، حمد و نعت	۲۳	مولانا عبدالرؤف
تحریک ختم نبوت... آغاز سے کامیابی تک (۳۳)	۲۶	مسعود ساحر

زرتعاون
امریکا، کینیڈا، آسٹریلیا: ۹۵ڈالر، یورپ، افریقہ: ۷۵ڈالر، سعودی عرب،
متحدہ عرب امارات، بھارت، مشرق وسطی، ایشیائی ممالک: ۶۵ ڈالر
فی شمارہ ۱۰روپے، ششماہی: ۲۲۵روپے، سالانہ: ۳۵۰روپے

WEEKLY KHATM-E-NUBUWWAT, A/c# 0010010964680019
(انٹرنیشنل بینک اکاؤنٹ نمبر) IBAN NO. PK68ABPA0010010964680019
AALMI MAJLIS TAHAFFUZ KHATM-E-NUBUWWAT 0010010964710018
(انٹرنیشنل بینک اکاؤنٹ نمبر) IBAN NO. PK45ABPA0010010964710018
Allied Bank Binori Town Branch Code: 0159 Karachi.

بیاد
امیر شریعت مولانا سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ
خطیب پاکستان قاضی احسان احمد شجاع آبادیؒ
مجاہد اسلام حضرت مولانا محمد علی جالندھریؒ
مناظر اسلام حضرت مولانا لال حسین اخترؒ
محدث العصر حضرت مولانا سید محمد یوسف بنوریؒ
خواجہ خواجگان حضرت مولانا خواجہ خان محمد صاحبؒ
فاتح قادیان حضرت اقدس مولانا محمد حیاتؒ
مجاہد ختم نبوت حضرت مولانا تاج محمودؒ
ترجمان ختم نبوت مولانا محمد شریف جالندھریؒ
جانشین حضرت بنوری حضرت مولانا مفتی احمد الرحمٰنؒ
شہید اسلام حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی شہیدؒ
شیخ الحدیث حضرت مولانا عبدالمجید لدھیانویؒ
حضرت مولانا سید انور حسین نفیس الحسینیؒ
مبلغ اسلام حضرت مولانا عبدالرحیم اشعرؒ
شہید ختم نبوت حضرت مفتی محمد جمیل خانؒ
شہید ناموس رسالت مولانا سعید احمد جلال پوریؒ

سرپرست
حضرت مولانا ڈاکٹر عبدالرزاق سکندر مدظلہ
حضرت مولانا حافظ ناصر الدین خاکوانی مدظلہ

مدیر اعلیٰ
مولانا عزیز الرحمٰن جالندھری

نائب مدیر اعلیٰ
مولانا محمد اکرم طوفانی

مدیر
مولانا محمد اعجاز مصطفیٰ

معاون مدیر
عبداللطیف طاہر

قانونی مشیر
حشمت علی حبیب ایڈووکیٹ
منظور احمد میو ایڈووکیٹ

سرکولیشن منیجر
محمد انور رانا

ترئین و آرائش:
محمد ارشد خرم، محمد فیصل عرفان خان

رابطہ دفتر: جامع مسجد باب الرحمت (ٹرسٹ)
ایم اے جناح روڈ کراچی، فون: ۳۲۷۸۰۳۳۷، فیکس: ۳۲۷۸۰۳۴۰
Jama Masjid Bab-ur-Rehmat (Trust)
Old Numaish M.A.Jinnah Road Karachi
Ph:32780337, 34234476 Fax:32780340

مرکزی دفتر: حضوری باغ روڈ، ملتان
فون: ۰۶۱-۴۷۸۳۴۸۶، ۰۶۱-۴۵۸۳۴۸۶
Hazori Bagh Road Multan
Ph:061-4583486, 061-4783486

لندن آفس:
35,Stockwell Green
London, SW9 9HZ U.K
Ph:0207-737-8199

ناشر: عزیز الرحمٰن جالندھری — مطبع: القادر پرنٹنگ پریس — طابع: سید شاہد حسین — مقام اشاعت: جامع مسجد باب الرحمت ایم اے جناح روڈ کراچی

اداریہ

محمد اعجاز مصطفیٰ

روہنگیا کے مظلوم مسلمان اور عالم دنیا کی بے حسی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمدللہ وسلام علی عبادہ الذین اصطفیٰ

مسلم ممالک کا عدم اتفاق، مسلم حکمرانوں کا رعب سے خالی ہونا اور مغربی تہذیب واقوام سے مرعوب ہونے کا شاخسانہ ہے کہ مسلم عوام ہر جگہ بے یارومددگار اور عدم تحفظ کی بناپر ظلم وبربریت اور سفاکیت وچنگیزیت کا شکار ہوکر بے حس اقوام کا منہ چڑاتے ہوئے اس دنیا سے رخصت ہورہے ہیں۔

دنیا کی حرص وآز ایسی گندی اور ناپاک شے ہے جو انسان کو انسان نہیں رہنے دیتی بلکہ انسان سے انسانیت چھین کراسے جانوروں اور درندوں کی صف میں لاکھڑا کردیتی ہے۔ کچھ یہی حال برما کے صوبہ اراکان کے مضافات میانمار کے مسلمانوں کا ہے، چونکہ اس صوبہ میں مسلمانوں کی اکثریت ہے اور حکمران نہیں چاہتے کہ ان کی اکثریت ہو، اس لئے کئی سالوں سے مختلف حیلوں، بہانوں سے ان کا قتل عام برپا کئے ہوئے ہیں۔ روزنامہ اسلام کے کالم نگار جناب عبدالستار اعوان صاحب نے روہنگیا کے مسلمانوں کی روح فرسا مظلومیت اور قتل وغارت گری پر بہترین کالم لکھا ہے، جس سے کئی باتیں اجاگر ہوتی ہیں۔ روزنامہ اسلام کے شکریہ کے ساتھ قارئین ہفت روزہ ختم نبوت کے لئے اسے من وعن نقل کیا جاتا ہے۔ موصوف لکھتے ہیں:

’’برما پھر لہولہو ہے۔ تازہ ترین اطلاعات کے مطابق نام نہاد امن کے پرچارک بدھ بھکشوؤں نے حکومت کی مکمل آشیرباد سے مسلمانوں کی زندگی اجیرن بنادی ہے، بدھ دہشت گرد محمد عربی صلی اللہ علیہ وسلم کے نام لیواؤں پر ایسے ٹوٹ پڑے ہیں جیسے بھوکا دسترخوان پر ٹوٹ پڑتا ہے۔ بدھ دہشت گرد تنظیم ماگھ ملیشیا اور دیگر بدھ انتہا پسندوں نے مسلمانوں کے گھروں کو آگ لگا کر انہیں قتل کردیا ہے اور جوان خونخوار درندوں سے جان بچا کر بھاگنے میں کامیاب ہوئے وہ یا تو سمندر کی تند وتیز لہروں کی نذر ہورہے ہیں یا پھر انہیں تھائی لینڈ کی فوجی حکومت اور بنگلہ دیش کی اسلام دشمن حسینہ واجد حکومت کی نفرت کا سامنا ہے۔ جان بچانے کے لئے ہزاروں روہنگیا مسلمان ادھر ادھر بھٹک رہے ہیں، لاتعداد خاندان پناہ کی تلاش میں مارے مارے پھر رہے ہیں، جبکہ ایسے میں برما حکومت نے ایک بار پھر اعلان کیا ہے کہ مسلمانوں کو شہریت نہیں مل سکتی، وہ برما میں جائیداد کاروبار کے مالک بن سکتے ہیں اور نہ ہی انہیں تعلیم وصحت جیسی سہولتیں دی جاسکتی ہیں، بلکہ اس سے بھی بڑھ کر حکومت اور اس کے پالتو دہشت گردوں کا مطالبہ ہے کہ برما کے مسلمان یہ دھرتی چھوڑ دیں، کیونکہ ان کا اس پر کوئی حق نہیں۔ یاد رہے کہ برما کی حکومت نے انسانی حقوق کے عالمی اداروں کی تمام اپیلیں مسترد کرتے ہوئے مسلمانوں کو شہریت دینے سے انکار کررکھا ہے جبکہ اقوام متحدہ اور مسلم ریاستیں ان مظلوموں کی مدد کے لئے تیار نہیں۔ برما کا صوبہ اراکان تو کسی قبرستان کا منظر پیش کررہا ہے، جہاں ایک اندازے کے مطابق گزشتہ دو سال میں بیس ہزار سے زائد مسلمان مرد، عورتیں اور بچوں کو انتہائی بے دردی کے ساتھ قتل کردیا گیا، ہزاروں نوجوان لاپتا ہیں اور مساجد کو شہید کیا جاچکا ہے۔ معصوم بچوں کو نیزوں کی انیوں پر اچھالا جاتا ہے۔

برما جسے اب میانمار کہا جاتا ہے، سات لاکھ مربع میل رقبے کا حامل ملک ہے،اس کا دارالحکومت ینگون ہے۔ برما بھارت، بنگلہ دیش اور تھائی لینڈ کے درمیان گھرا ہوا ہے۔ یہاں کی آبادی چھ کروڑ کے لگ بھگ ہے، بدھ مت یہاں کی اکثریتی آبادی کا مذہب ہے۔ برما میں بدھ مت کے پیروکار نوے فیصد، مسلمان پانچ فیصد اور پانچ فیصد دیگر اقلیتیں بستی ہیں۔ یہاں کے مسلمان متعصب بدھوں کے رحم وکرم پر کسمپرسی کے عالم میں زندگی گزار رہے ہیں، ان کی حالت انتہائی ناگفتہ بہ ہے۔صوبہ اراکان (راکھین) ایک مسلم اکثریتی صوبہ ہے۔ برما میں روہنگیا مسلمان ساڑھے تین سو سال سے آباد ہیں، مگر ۱۹۷۸ء میں جب برما کی فوج نے اقتدار سنبھالا تو جنرل نی ون کی حکومت نے مسلمانوں پر الزام لگایا کہ یہ بنگالی ہیں اور ان کا برما کی دھرتی پر کوئی حق نہیں،اس کے بعد تو گویا روہنگیا مسلمانوں پر ظلم وجبر کے پہاڑ توڑ دیئے گئے۔ایسے ایسے مظالم کئے گئے کہ انسانیت بھی شرما کر رہ گئی۔

اراکان پر بڑے عرصے تک مسلمانوں کی حکمرانی بھی رہی جنہوں نے اپنے دور میں تمام مذاہب کو کھلے دل سے برداشت کیا مگر اب برما کی حکومت اور نام نہاد امن وآشتی کے مذہب کے پیروکار بدھ بھیڑیئے بن کر روہنگیا مسلمانوں کو کاٹ کھا رہے ہیں۔ برما میں یوں تو مسلمانوں کا اقتدار ختم ہوتے ہی ان پر مظالم کا سلسلہ شروع ہوگیا تھا، تاہم ۱۷۸۴ء میں جب بدھ پھیہ نے اقتدار پر قبضہ کیا تب سے اسلام کے نام لیواؤں کو ظلم وبربریت کا سامنا ہے۔فوجی حکمرانوں کے ایما پر غریب اور نہتے روہنگیا مسلمانوں کے خلاف کئی بار آپریشن ڈریگن جیسے ظالمانہ اقدامات کئے گئے،جن میں لاتعداد افراد کو شہید کیا گیا اور ان کی املاک کو نقصان پہنچایا گیا۔روہنگیا مسلمان اپنے ہی وطن میں بے وطن ہو کر رہ گئے خوشیاں ان سے ہمیشہ ہمیشہ کے لئے روٹھ گئیں اور ’’غیرملکی‘‘ کا طعنہ دے کر ان سے زمینیں ہتھیالی گئیں۔تعلیم، کاروبار، سرکاری ملازمتوں اور دیگر بنیادی سہولتوں کے دروازے ان پر بند کردیئے گئے۔ امن کے دعویداروں نے اسی پر ہی اکتفا نہیں کیا بلکہ بدھ دہشت گردوں کو پروان چڑھا کر مسلمانوں کے ہزاروں دیہات صفحۂ ہستی سے مٹا ڈالے، شرپسند بودھوں کے ستائے لاکھوں مسلمان بنگلہ دیش اور تھائی لینڈ کی سرحدوں پر مہاجر کیمپوں میں آج بھی بے یارومددگار پڑے ہیں جبکہ تازہ واقعات نے ان کی تعداد میں کئی گنا اضافہ کردیا ہے۔ بنگلہ دیش انہیں برمی کہہ کر دھتکار رہا ہے تو برما کے حکمران انہیں بنگالی کا طعنہ دے کر قبول کرنے کو تیار نہیں، جبکہ ان مظلوموں کا اصل قصور صرف یہ ہے کہ وہ مسلمان ہیں اور محمد عربی صلی اللہ علیہ وسلم کے غلام ہیں۔

کس قدر دکھ کی بات ہے کہ گزشتہ کئی دہائیوں سے برما کے مسلمان ظلم کی چکی میں پس رہے ہیں مگر ان کا کوئی پرسان حال نہیں، ۲۰۰۱ء اور ۲۰۰۹ء میں بھی ایک لہر اٹھی تھی اور مسلمانوں پر مختلف الزامات عائد کرکے ان کا قتل عام کیا گیا، ان کے مکانات، مساجد ومدارس کو مسمار کردیا گیا۔ تازہ مظالم کا سلسلہ تین جون ۲۰۱۲ء سے شروع ہوا اور اب تک جاری ہے، روہنگیا مسلمانوں پر اک قیامت برپا ہے اور وہ بدھ دہشت گردوں کے آگے سسک سسک زندگی کی بھیک مانگ رہے ہیں۔اس قتل عام میں شدت اس وقت آئی جب ۲۰۱۳ء میں ایک بدھ لڑکی کو قتل کردیا گیا، بودھوں نے اس کا الزام مسلمانوں پر لگایا۔ یہ الزام لگنے کی دیر تھی کہ روہنگیا مسلمانوں کا کوئی گھر بھی موت کے سوداگروں سے محفوظ نہ رہا۔ نام نہاد امن کے پرچارک بودھوں کی انتہا پسندی دیکھئے کہ ۲۰۱۳ء میں ہونے والے ایک قتل کی آڑ میں اب تک بیس ہزار مسلمانوں کو قتل کیا جاچکا ہے۔

مقام شرم ہے کہ مسلمانوں کے گلے کٹ رہے ہیں، زندہ مسلمانوں کو سمندر میں پھینکا جارہا ہے، غریب مسلمانوں کے گھر اور ان کی مساجد جل رہی ہیں مگر پورے عالم اسلام میں کوئی بھی ایسا نہیں جو ان دہشت گردوں کا ہاتھ روک سکے۔ برما کی فوج، پولیس اور دیگر قانون نافذ کرنے والے ادارے بھی بلوائیوں کے ساتھ اس قتل عام میں پیش پیش ہیں اور ان کی طرف سے ذرائع ابلاغ کے نمائندوں کو اس لئے مسلم اکثریتی آبادی میں نہیں آنے دیا جاتا تاکہ دنیا حقائق سے لاعلم رہے۔ عالم کفر کی لونڈی ’’اقوام متحدہ‘‘ سے تو شکوہ وفریاد ہی فضول ہے، اس کی ڈھٹائی دیکھئے کہ مظلوم

مسلمانوں کے قتل عام کو مسلم بدھ فسادات قرار دیا جارہا ہے۔ سوال یہ ہے کہ او آئی سی کو کیوں سانپ سونگھ گیا ہے؟ مسلمان دنیا کہاں مرگئی ہے؟ رابطہ عالم اسلامی اور اس جیسی دیگر اسلامی تنظیمیں کیوں مہر بلب ہیں؟ آخر انہیں برما کے مسلمانوں کا لرزہ خیز قتل عام کیوں نظر نہیں آرہا؟ کیا دنیا کے نقشے پر کوئی ایک بھی ایسی مسلم ریاست ہے جو برما کے ہزاروں مسلمانوں کی قاتل دہشت گرد بدھ تنظیم ''ماگھ ملیشیا'' کو لگام دے اور برما حکومت پر بھی واضح کردے کہ وہ روہنگیا مسلمانوں کا قتل عام بند کروائے۔ کاش! ستاون مسلم ریاستوں میں کوئی ایک ریاست تو ایسی ہو جو اس ظلم کے خلاف میدان عمل میں اترے۔ اے کاش!....''

(روزنامہ اسلام کراچی، ۷؍جون ۲۰۱۵ء)

ادھر پاکستان میں کئی ایک مذہبی اور سیاسی جماعتوں نے مختلف شہروں میں اپنے ان مظلوم مسلمان بھائیوں کی مظلومیت اجاگر کرنے کے لئے جلسے، جلوس اور مظاہرے جاری رکھے ہوئے ہیں۔ قائد جمعیت حضرت مولانا فضل الرحمن صاحب دامت برکاتہم العالیہ نے پارلیمنٹ میں اپنے ان مسلمان بھائیوں کی مدد کے لئے سب سے پہلے آواز اٹھائی ہے اور اب وزیر اعظم پاکستان جناب محمد نواز شریف صاحب نے روہنگیا کے مسلمانوں کی مدد کے لئے ایک کمیٹی بنادی ہے، جو وفاقی وزیر داخلہ چوہدری نثار علی خان صاحب، سرتاج عزیز صاحب اور طارق فاطمی صاحب پر مشتمل ہے۔ تفصیلات روزنامہ امت کی اس خبر میں ملاحظہ فرمائیں:

''اسلام آباد (اے پی پی رمانیٹرنگ ڈیسک) وزیر اعظم نواز شریف نے روہنگیا مسلمانوں کی مدد کے لئے کابینہ کمیٹی قائم کردی ہے، جس کا پہلا اجلاس آج ہوگا۔ تفصیلات کے مطابق ہفتے کو وفاقی زیر داخلہ چوہدری نثار علی خان نے بتایا کہ وزیر اعظم نے روہنگیا مسلمانوں کی مدد کے لئے کابینہ کمیٹی قائم کردی ہے جس میں وہ (چوہدری نثار) مشیر خارجہ سرتاج عزیز اور وزیر اعظم کے معاون خصوصی برائے خارجہ امور طارق فاطمی شامل ہیں۔ کمیٹی کا پہلا اجلاس آج اتوار کو ہوگا، جس میں روہنگیا مسلمانوں کی مدد کے لئے اقدامات تجویز کیے جائیں گے۔ علاوہ ازیں چوہدری نثار نے کہا ہے کہ روہنگیا مسلمانوں کے قتل عام اور ان پر ڈھائے جانے والے مظالم پر انسانی حقوق کے علمبرداروں اور عالمی برادری کی مجرمانہ خاموشی عالمی فورمز کے فعال اور موثر ہونے پر سوالیہ نشان ہے، یہ ادارے انسانی حقوق اور جمہوری اقدار کے فروغ اور دفاع کے دعویدار ہیں، اقوام متحدہ، او آئی سی، مسلم دنیا اور علاقائی طاقتوں سے اپیل ہے کہ وہ عالمی برادری سے کہیں کہ وہ اس قتل عام پر اپنی آنکھیں بند نہ کرے۔ چوہدری نثار علی خان نے کہا کہ بے یارو مددگار مسلمانوں پر اس درجے مظالم اور جارحیت سے خطرہ ہے کہ یہ مسلمان عسکریت پسندوں کے ہاتھوں بھٹک سکتے ہیں، جس سے دہشت گردی کے خلاف حالیہ کاوشوں کو نقصان پہنچ سکتا ہے۔ وزیر داخلہ نے کہا کہ ماسوائے چند ایک مسلمان ممالک کے مسلم دنیا کی جانب سے روہنگیا مسلمانوں کے لئے کوئی سنجیدہ کاوش دیکھنے میں نہیں آئی۔ یہ ہمارے اپنے مسلمان بھائیوں کے ساتھ نامناسب رویے کی عکاسی کرتا ہے اور یہ پوری مسلم دنیا کے لئے لمحہ فکریہ ہے۔ وزیر داخلہ نے کہا کہ انہوں نے کابینہ میں دوبارہ یہ معاملہ اٹھایا ہے جبکہ بجٹ کے موقع پر کابینہ کے اجلاس میں بھی انہوں نے یہ معاملہ اٹھایا، جس میں وزیر اعظم اور تمام کابینہ نے بھی میانمار میں مسلمانوں پر ڈھائے جانے والے مظالم پر سخت تشویش کا اظہار کیا۔ انہوں نے کہا کہ وہ پر امید ہیں کہ حکومت پاکستان میانمار کے مظلوم مسلمانوں کے لئے فعال کردار ادا کرے گی۔''

(روزنامہ امت کراچی، ۷؍جون ۲۰۱۵ء)

حکومت پاکستان سے ہماری اپیل ہے کہ پوری قوت اور دلیل سے اقوام متحدہ کے پلیٹ فارم پر اس مسئلہ کو اٹھائیں اور انہیں باور کرائیں کہ اگر عیسائیوں کو کہیں کوئی تکلیف ہوتی ہے تو فوراً ان کے لئے علیحدہ ملک کا مطالبہ ہوجاتا ہے اور وہ دنوں میں وجود میں بھی آجاتا ہے، تیمور اور سوڈان اس کی واضح مثالیں ہیں، لیکن کیا وجہ ہے کہ مسلمانوں کا قتل عام کیا جاتا ہے، ہر جبر اور ظلم ان پر روا رکھا جاتا ہے، اس کے باوجود ان کی مظلومیت اور قتل وغارت گری کا کہیں بھی نوٹس نہیں لیا جاتا۔ آخر یہ دہرا معیار کیوں؟ فاعتبروا یا اولی الابصار۔

اللہ تبارک وتعالیٰ ان مظلوم مسلمان بھائیوں کی مدد ونصرت فرمائے اور مسلمانوں کو باہم متحد اور ایک دوسرے کے دکھ درد میں کام آنے کی توفیق عطا فرمائے۔

وصلی اللہ تعالیٰ علیٰ خیر خلقہ سیدنا محمد وعلیٰ آلہ وصحبہ اجمعین

روزے کے احکام!

مولانا مفتی سعید احمد اوکاڑوی مدظلہ

ارشاد نبوی صلی اللہ علیہ وسلم ہے: ’’رمضان المبارک کے روزے اللہ جل شانہ نے فرض قرار دیے ہیں، جو شخص ایمان اور ثواب کی نیت کے ساتھ رمضان کے روزے رکھے اور روزے کے دوران گناہوں سے بھی بچے، اس کے اگلے پچھلے سب گناہ معاف کردیے جاتے ہیں۔‘‘ (الترغیب)

ارشاد نبوی صلی اللہ علیہ وسلم ہے: رمضان المبارک سے متعلق میری امت کو پانچ خاص چیزیں عطا کی گئی ہیں، جو پہلی امتوں کو نہیں دی گئیں:

۱:... روزے دار کے منہ کی بدبو (جو بھوک کی وجہ سے پیدا ہوتی ہے) اللہ تعالیٰ کے نزدیک مشک سے زیادہ پسندیدہ ہے۔

۲:... روزے دار کے لئے (فرشتے اور) دریا کی مچھلیاں تک دعائے مغفرت کرتی رہتی ہیں۔

۳:... روزے دار کے لے ہر روز جنت سجائی جاتی ہے۔

۴:... اس ماہ مبارک میں سرکش شیاطین قید کردیے جاتے ہیں۔

۵:... رمضان کی آخری رات میں روزے داروں کے تمام گناہوں کو معاف کردیا جاتا ہے۔ (یعنی رمضان کی آخری رات روزے دار کے لئے شب مغفرت ہوتی ہے)۔ (الترغیب)

ارشاد نبوی صلی اللہ علیہ وسلم ہے: ’’جو کوئی رمضان المبارک کا روزہ رکھتا ہے اس کی شادی ایسی حور سے کردی جاتی ہے جو ایک ہی موتی سے بنے ہوئے خیمے میں ہوتی ہے۔‘‘ (الترغیب)

ارشاد نبوی صلی اللہ علیہ وسلم ہے: ’’ماہ رمضان میں روزانہ افطاری کے وقت اللہ تعالیٰ ۶۰ ہزار مسلمانوں کو جہنم سے آزادی عطا فرماتے ہیں اور رمضان کی آخری رات میں پورے مہینے کے برابر (یعنی اٹھارہ لاکھ مسلمانوں کو) پروانہ مغفرت عطا فرماتے ہیں۔‘‘ (الترغیب)

ایک حدیث میں روزانہ پروانہ مغفرت پانے والوں کی تعداد چھ لاکھ اور رمضان کی آخری رات میں مغفرت پانے والوں کی تعداد ایک کروڑ اسی لاکھ بیان کی گئی ہے، جبکہ ایک اور حدیث میں روزانہ مغفرت پانے والوں کی تعداد دس لاکھ اور رمضان کی آخری شب میں مغفرت پانے والوں کی تعداد تین کروڑ بیان کی گئی ہے۔ (الترغیب والترہیب)

ارشاد نبوی صلی اللہ علیہ وسلم ہے: ’’روزہ بدن کی زکوٰۃ ہے۔‘‘ (الترغیب)

ارشاد نبوی صلی اللہ علیہ وسلم ہے: ’’روزانہ نماز فجر سے غروب آفتاب تک ستر ہزار فرشتے روزہ دار کے لئے دعائے مغفرت کرتے ہیں۔‘‘ (الترغیب)

ارشاد نبوی صلی اللہ علیہ وسلم ہے: ’’روزہ دار کو ہر سجدہ کے بدلے میں جنت میں ایک ایسا درخت عطا کیا جاتا ہے جس کے سائے میں سوار ۵۰۰ سال تک چل سکتا ہے۔‘‘ (الترغیب)

ارشاد نبوی صلی اللہ علیہ وسلم ہے: ’’روزہ دار کی دعا رد نہیں کی جاتی۔‘‘ (الترغیب)

حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم اور جبرئیل امین نے اس شخص کی ہلاکت کی بددعا فرمائی ہے جو رمضان کے مہینے میں بھی اپنی مغفرت نہ کرواسکے۔ (الترغیب)

ارشاد نبوی صلی اللہ علیہ وسلم ہے: ’’میں نے کچھ لوگ اُلٹے لٹکے ہوئے دیکھے، جن کے منہ کو چیرا گیا تھا اور اس سے خون بہہ رہا تھا۔ میں نے پوچھا: یہ کون لوگ ہیں؟ انہوں نے جواب دیا: ’’یہ وہ لوگ ہیں جو روزہ نہیں رکھا کرتے تھے۔‘‘

(صحیح ابن حبان:۷۴۹۳)

ارشاد نبوی صلی اللہ علیہ وسلم ہے: ’’جو شخص رمضان کا ایک روزہ بلاعذر چھوڑ دے تو زندگی بھر کے روزے اس کی تلافی نہیں کرسکتے۔‘‘ (مشکوٰۃ)

اللہ تعالیٰ ہمیں رمضان کے تمام روزے رکھنے کی توفیق عطا فرمائے۔ (آمین)۔

روزے کے احکام:

رمضان کے روزے کس پر فرض ہیں؟

رمضان کے روزے ہر اس تندرست مسلمان مرد و عورت پر فرض ہیں جو پاگل یا نابالغ نہ ہو۔ اس فرض کو بلاعذر چھوڑنا گناہ کبیرہ اور باعث فسق ہے۔‘‘

(البحرالرائق ۲/۲۷۸، طبع رشیدیہ)

نیت کا شرعی معنی:

نیت دل کے ارادے کا نام ہے، اس کے لئے زبان سے نیت کرنا بہتر ہے، ضروری نہیں، نماز، روزہ وغیرہ میں زبان سے نیت کے الفاظ کی ادائیگی کو ضروری اور لازم خیال کرنا جہالت ہے، اگر روزہ

رکھنے کا ارادہ ہو تو سحری بھی نیت کے قائم مقام ہے۔ (ہدایہ)

نیت کا وقت:

اگر کچھ کھایا پیا نہ ہو تو رمضان اور نفلی روزوں کی نیت نصف النہار شرعی سے پہلے کرسکتے ہیں۔ (صبح صادق سے غروب آفتاب تک جتنے گھنٹے بنتے ہیں، ان کو آدھا کرنے سے نصف النہار شرعی سامنے آجاتا ہے)۔ (البحرالرائق: ۲/۲۵۹ طبع رشیدیہ)

سحری:

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم روزے کے لئے خود بھی سحری فرماتے تھے اور صحابہ کرامؓ کو بھی سحری کھانے کی ترغیب دیتے تھے۔ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم سحری تاخیر سے فرماتے تھے اور صحابہ کرامؓ کو بھی تاخیر سے سحری کرنے کی ترغیب دیتے تھے۔ (بخاری ومسلم)

حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی سحری مبارک اور نماز فجر میں صرف پچاس آیتوں کے قریب فاصلہ ہوتا تھا۔ (شمائل کبریٰ)

ارشاد نبوی صلی اللہ علیہ وسلم ہے: ''سحری کا کھانا مبارک غذا ہے۔'' (صحیح ابن حبان)

''سحری کے کھانے کا حساب نہیں لیا جائے گا۔'' (طبرانی، بزاز)

''ہمارے اور اہل کتاب کے روزوں کے درمیان فرق سحری ہے۔'' (مسلم)

''سحری کیا کرو! کیونکہ سحری میں برکت ہے۔'' (بخاری)

''اللہ تعالیٰ اور اس کے فرشتے سحری کرنے والوں پر درود بھیجتے ہیں۔'' (طبرانی، ابن حبان)

افطاری کے آداب:

حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا معمول غروب آفتاب کا یقین ہوجانے کے فوراً بعد افطاری کرنے کا تھا۔ آپ خود بھی جلد افطاری فرمایا کرتے تھے اور صحابہ کرامؓ کو بھی غروب آفتاب کے فوراً بعد افطاری کرنے کی تلقین فرماتے تھے اور فرماتے تھے: مسلمان اس وقت تک بھلائی میں رہیں گے جب تک وہ روزہ افطاری میں جلدی کریں گے۔'' (بخاری)

''افطاری میں تاخیر یہود ونصاریٰ کی عادت ہے۔'' (شمائل کبریٰ)

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے افطاری کے یہ آداب منقول ہیں:

۱:... افطاری کے وقت سے پہلے افطاری کا انتظام کیا جائے۔

۲:... افطاری کا سامان سامنے رکھ کر غروب آفتاب کا انتظار کیا جائے۔

۳:... افطاری سے پہلے اللہ تعالیٰ سے دعا مانگی جائے، کیونکہ یہ دعا قبول ہوتی ہے۔

۴:... غروب آفتاب کا یقین ہوتے ہی افطاری کرلی جائے، تاخیر نہ کی جائے۔

۵:... کھجوروں سے روزہ افطار کیا جائے اگر کھجور نہ ہو تو چھواروں سے ورنہ پانی سے افطاری کی جائے۔ بعض روایات کے مطابق حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دودھ سے بھی روزہ افطار کیا ہے۔

۶:... مغرب کی نماز سے پہلے افطاری کی جائے۔

۷:... آگ پر پکی ہوئی چیز سے روزہ افطار نہ کیا جائے۔

۸:... افطاری شروع کرتے وقت یہ دعا پڑھی جائے: ''اللھم لک صمت وعلیٰ رزقک افطرت۔'' (ابوداؤد)

(وبک آمنت وعلیک توکلت کے الفاظ ثابت نہیں)۔

افطار کے بعد یہ دعا پڑھی جائے: ''ذھب الظما وابتلت العروق وثبت الاجر ان شاء اللہ تعالیٰ۔'' (ابوداؤد)

کسی دوسرے کے یہاں افطاری کی دعوت ہو تو افطاری کے بعد یہ دعا مسنون ہے: ''افطر عندکم الصائمون واکل طعامکم الابرار وصلت علیکم الملائکۃ۔'' (ابن سنی: ۴۳۳)

روزہ افطار کرانے کا ثواب:

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جو شخص کسی روزہ دار کو (شرعی حدود میں رہتے ہوئے) افطار کرائے یا کسی مجاہد کی دیکھ بھال کرے تو اس کو اسی کے برابر اجر وثواب عطا کیا جاتا ہے۔'' (مشکوٰۃ بحوالہ بیہقی)

مروجہ افطار پارٹیوں میں کئی خرابیاں پائی جاتی ہیں، ان خرابیوں سے بچنا ضروری ہے۔

مسجد میں افطاری:

جو حضرات مساجد میں افطار کرتے ہیں، انہیں اس بات کا خیال رکھنا ضروری ہے کہ مسجد میں گندگی نہ پھیلنے پائے اور افطار پر ہنگامہ کا سماں نہ ہو۔

کیلنڈر کے اوقات میں احتیاط:

مروجہ نقشوں میں سحر وافطار اور نمازوں کے سلسلے میں دو یا تین منٹ کی احتیاط ضرور کرنی چاہئے۔ (احسن الفتاویٰ)

ان چیزوں سے روزہ نہیں ٹوٹتا:

☆ بھول کر کھالینا، ☆ بھول کر پانی پی لینا، ☆ کان میں پانی ڈالنا، ☆ بلغم نگلنا، ☆ تھوک نگلنا، ☆ انجکشن لگوانا، ☆ گلوکوز چڑھوانا (بلا ضرورت مکروہ ہے)، ☆ کھارے پانی سے وضو کرنا، ☆ خون چڑھوانا، ☆ مسواک کے ریشے حلق میں چلے جانا، ☆ پھول، عطر کی خوشبو سونگھنا، ☆ بچہ کو دودھ پلانا، ☆ گندے خیالات سے انزال، ☆ مذی نکلنا، ☆ گردوں کی صفائی، ☆ آنکھ میں دوائی ڈالنا (ایسے مریضوں کے لئے روزہ نہ رکھنے کی گنجائش

ہے)، ☆عورت کا لبوں پر سرخی لگانا، ☆انسولین (شوگر کے ٹیکوں) کا استعمال، ☆سر، مونچھوں وغیرہ پر تیل لگانا، ☆مکھی وغیرہ کا بلا ارادہ منہ میں چلے جانا، ☆احتلام، ☆دانت نکلوانا جبکہ خون حلق میں نہ جائے، ☆سرمہ لگانا، ☆خود بخود الٹی ہو جانا اگرچہ منہ بھر کر ہو، ☆خون نکلنا، ☆نکسیر پھوٹنا جبکہ خون حلق میں نہ جائے، ☆خون دینا، ☆خون ٹیسٹ کروانا، ☆وکس یا بام جسم کے بیرونی حصے پر لگانا، ☆سر کے زخم میں دوائی لگانا، ☆سانس کے ذریعے آکسیجن لینا جبکہ اس میں دوائی نہ ملی ہو، ☆پیٹ کے زخم میں دوائی لگانا جبکہ زخم معدہ یا آنت میں نہ کھلتا ہو، ☆دھواں، گرد و غبار بلا ارادہ ناک منہ میں چلے جانا، ☆ناک میں پانی ڈالنا جبکہ دماغ تک نہ پہنچے، ☆دل کے مریض کے لئے (Angised) گولی زبان کے نیچے رکھنا جبکہ تھوک بالکل نہ نگلے۔ (Angised) گولی کے علاوہ بھی اس کے متبادل موجود ہیں، ان کا استعمال زیادہ بہتر ہے، ☆مرد کا اپنے پیشاب کے مقام میں دوائی، تیل وغیرہ ٹپکانا، ☆کان میں دوائی، تیل ڈالنا (بعض علماء کے نزدیک اس سے روزہ ٹوٹ جاتا ہے)۔

نوٹ: روزے میں گالی گلوچ کرنے، غیبت، چغلی کھانے، گانے اور موسیقی سننے اور لڑنے، جھگڑے سے روزہ نہیں ٹوٹتا لیکن روزے کے ثواب میں کمی آجاتی ہے اور روزہ شدید مکروہ ہو جاتا ہے۔

روزہ توڑنے والی چیزیں:

صرف قضا لازم ہے، کفارہ نہیں:

☆روزہ یاد ہو اور بے اختیار پانی، وغیرہ حلق میں چلا جائے، ☆وکس بام سے بھاپ لینا، ☆جان بوجھ کر منہ بھر الٹی کرنا، جان بوجھ کر گرد و غبار، دھواں ناک یا حلق میں لے جانا، ☆ماہواری آجانا، ☆اینما کرانا، ☆رحم کی صفائی، ☆انہیلر یا وینٹولین کا استعمال، ☆خون، پیپ کا حلق میں چلے جانا، ☆کنکر، لکڑی وغیرہ نگل لینا، ☆زیور نگل لینا، ☆زبردستی کی وجہ سے کھاپی لینا، ☆روئی، گھاس، کاغذ نگل لینا، ☆گوندھا ہوا یا خشک آٹا کھالینا، ☆عورت کا اپنے پیشاب کے مقام میں دوائی، تیل وغیرہ ٹپکانا، ☆ہاتھ کے ذریعے شہوت پوری کرنا جبکہ انزال ہو جائے، ☆غلطی سے صبح صادق کے بعد یہ گمان کر کے سحری کھائی کہ ابھی وقت سحر ختم نہیں ہوا، ☆منہ میں کھانے کی کوئی چیز رکھ کر سو گیا اور صبح صادق کے بعد آنکھ کھلی، ☆غلطی سے غروب آفتاب سے قبل یہ سمجھ کر روزہ افطار کر لیا کہ افطاری کا وقت ہو چکا ہے، ☆دل کے مریض کے لئے (Angised) گولی زبان کے نیچے رکھنا، جبکہ تھوک نگل لے (Angised) گولی کے علاوہ بھی اس کے متبادل موجود ہیں، ان کا استعمال زیادہ بہتر ہے۔

قضا اور کفارہ دونوں لازم ہیں:

☆......جان بوجھ کر کھالینا۔

☆......جان بوجھ کر پانی، دوائی وغیرہ پی لینا۔

☆......جان بوجھ کر سگریٹ، بیڑی پینا۔

☆......جان بوجھ کر حقہ پینا۔

☆......جان بوجھ کر نسوار استعمال کرنا۔

☆......جان بوجھ کر وظیفہ زوجیت ادا کرنا۔

☆......معلوم تھا کہ قے سے روزہ نہیں ٹوٹتا پھر بھی کھاپی لینا۔

قضا اور کفارہ کا مطلب:

قضا یہ ہے کہ رمضان اور روزے کے پانچ ممنوع یوم (عیدین اور ایام تشریق یعنی یکم شوال اور ۱۰ تا ۱۳ ذوالحجہ) کے علاوہ دنوں میں ایک روزے کے بدلے میں ایک روزہ رکھ لیا جائے۔

☆......قضا روزے مسلسل رکھنا ضروری نہیں۔

کفارہ یہ ہے کہ رمضان عیدین اور ایام تشریق کے علاوہ ایام میں ۶۰ روزے مسلسل رکھے جائیں۔ اگر میں ناغہ کر دیا یا عیدین وغیرہ کے دن آگئے تو پھر سے ۶۰ روزے رکھنے ہوں گے۔ البتہ عورت کو ماہواری آجائے تو وہ پھر سے روزے نہیں رکھے گی۔

اگر روزے کی طاقت نہ ہو تو ساٹھ محتاجوں کو پیٹ بھر کر دو وقت کھانا کھلایا جائے۔ اگر کھانا پکا کر کھلانا مشکل ہو تو ہر محتاج کو پونے دو کلو گندم یا اتنا ہی آٹا دے دیا یا اس کی قیمت دے دی تو وہ بھی جائز ہے۔

☆......واضح رہے کہ صرف رمضان کا روزہ توڑنے پر کفارہ ہے۔ رمضان کے فرض روزوں کے علاوہ جتنے بھی روزے ہیں ان کو جان بوجھ کر توڑنے میں قضا ہے، کفارہ نہیں۔

☆......رمضان کے قضا روزے جان بوجھ کر توڑنے پر بھی کفارہ نہیں، صرف قضا ہے۔

(شامی، ہدایہ)

جن وجوہات کی بنا پر روزہ نہ رکھنا جائز ہے:

۱:...دین دار ڈاکٹر کا مشورہ ہو یا اپنا تجربہ ہو کہ روزہ رکھنے سے بیمار ہو جائے گا یا مرض بڑھ جائے گا یا دیر سے ٹھیک ہوگا یا موت ہو جائے گی تو روزہ نہ رکھنا یا رکھا ہوا روزہ توڑ دینا جائز ہے۔

۲:...حاملہ عورت کو روزہ رکھنے کی وجہ سے بچے یا اپنی جان جانے کا خطرہ ہو تو روزہ رکھنے روزہ توڑنے کی اجازت ہے۔

۳:...دودھ پلانے والی عورت کو روزہ رکھنے کی وجہ سے بچے یا اپنی جان جانے کا خطرہ ہو اور بچے کے دودھ کا اور کوئی انتظام بھی نہ ہو تو روزہ نہ رکھے/ روزہ توڑنے کی اجازت ہے۔

(باقی صفحہ ۱۲ پر)

ہم اپنے مالوں کی زکوٰۃ کیسے نکالیں؟

حضرت مولانا مفتی محمد تقی عثمانی مدظلہ

زکوٰۃ حساب کرکے نکالنا چاہئے:

بہت سے لوگ تو وہ ہیں جو زکوٰۃ سے بالکل بے پروا ہیں، العیاذ باللہ! وہ تو زکوٰۃ نکالتے ہی نہیں ہیں، ان کی سوچ تو یہ ہے کہ یہ ڈھائی فیصد کیوں دیں؟ بس جو مال آرہا ہے وہ آئے، دوسری طرف بعض لوگ وہ ہیں جن کو زکوٰۃ کا کچھ نہ کچھ احساس ہے، وہ زکوٰۃ نکالتے بھی ہیں، لیکن زکوٰۃ نکالنے کا جو صحیح طریقہ ہے وہ طریقہ اختیار نہیں کرتے، جب ڈھائی فیصد زکوٰۃ فرض کی گئی تو اب اس کا تقاضا یہ ہے کہ ٹھیک ٹھیک حساب لگا کر زکوٰۃ نکالی جائے، بعض لوگ یہ سوچتے ہیں کہ کون حساب کتاب کرے، کون سارے اسٹاک کو چیک کرے، لہٰذا بس اندازہ کرکے زکوٰۃ نکال دیتے ہیں، اب اس اندازے میں غلطی بھی واقع ہوسکتی ہے اور زکوٰۃ نکالنے میں کمی بھی ہوسکتی ہے اور اگر زکوٰۃ زیادہ نکال دی جائے، ان شاء اللہ! مواخذہ نہیں ہوگا، لیکن اگر ایک روپیہ بھی کم ہوجائے یعنی جتنی زکوٰۃ واجب ہوئی ہے، اس سے ایک روپیہ کم زکوٰۃ نکالی تو یاد رکھئے وہ ایک روپیہ جو آپ نے حرام طریقے سے اپنے پاس روک لیا ہے، وہ ایک روپیہ سارے مال کو برباد کرنے کے لئے کافی ہے۔ اس لئے ہم زکوٰۃ اس طرح نکالیں جس طرح اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں بتایا ہے اور اس کو حساب کتاب کے ساتھ نکالیں صرف اندازہ سے نہ نکالیں۔

زکوٰۃ کا نصاب:

زکوٰۃ کا نصاب یہ ہے ساڑھے باون تولہ چاندی یا اس کی قیمت کا نقد روپیہ یا زیور یا سامان تجارت وغیرہ جس شخص کے پاس یہ مال اتنی مقدار میں موجود ہو تو اس کو صاحب نصاب کہا جاتا ہے۔

اموال زکوٰۃ کون کون سے ہیں؟

ا:... نقد روپیہ چاہے وہ کسی شکل میں ہو چاہے وہ نوٹ ہوں یا سکے کی شکل میں ہو۔

۲:... سونا چاندی چاہے وہ زیور کی شکل میں ہو یا سکے کی شکل میں ہو، بعض لوگوں کے ذہنوں میں یہ رہتا ہے کہ جو خواتین کا استعمال زیور ہے اس پر زکوٰۃ نہیں ہے، یہ بات درست نہیں صحیح بات یہ ہے کہ استعمال زیور پر زکوٰۃ واجب ہے، البتہ سونے چاندی کے زیور پر زکوٰۃ واجب ہے، لیکن اگر سونے چاندی کے علاوہ کسی اور دھات کا زیور چاہے پلاٹینم ہی کیوں نہ ہو، اس پر زکوٰۃ واجب نہیں، اسی طرح ہیرے جواہرات پر زکوٰۃ نہیں، جب تک تجارت کے لئے نہ ہوں بلکہ ذاتی استعمال کے لئے ہوں۔

سامان تجارت کی قیمت کے تعین کا صحیح طریقہ:

دوسری چیز جس پر زکوٰۃ فرض ہے وہ سامان تجارت مثلاً کسی دکان میں سامان برائے فروخت رکھا ہوا ہے، اس سارے اسٹاک پر زکوٰۃ واجب ہے البتہ اسٹاک کی قیمت لگاتے ہوئے اس بات کی گنجائش ہے کہ آدمی زکوٰۃ نکالتے وقت یہ حساب لگائے کہ اگر میں پورا اسٹاک اکٹھا فروخت کروں تو بازار میں اس کی کیا قیمت لگے گی، دیکھئے ایک ریٹیل پرائس ہوتی ہے اور دوسری ہول سیل پرائس، تیسری صورت یہ ہے کہ پورا اسٹاک اکٹھا فروخت کرنے کی صورت میں کیا قیمت لگے گی، لہٰذا جب دکان کے اندر جو مال ہے اس کی زکوٰۃ کا حساب لگایا جا رہا ہو تو اس کی گنجائش ہے کہ تیسری قسم کی قیمت لگائی جائے، وہ قیمت نکال کر پھر اس کا ڈھائی فیصد زکوٰۃ میں نکالنا ہوگا، البتہ احتیاطاً اس میں ہے کہ عام ہول سیل قیمت سے حساب لگا کر اس پر زکوٰۃ ادا کردی جائے۔

مال تجارت میں کیا کیا داخل ہے؟:

اس کے علاوہ مال تجارت میں ہر وہ چیز شامل ہے جس کو آدمی نے بیچنے کی غرض سے خریدا ہو، لہٰذا اگر کسی شخص نے بیچنے کی غرض سے کوئی پلاٹ خریدا یا زمین خریدی یا کوئی مکان خریدا یا گاڑی خریدی اور اس مقصد سے خریدی کہ اس کو بیچ کر نفع کماؤں گا تو یہ سب چیزیں مال تجارت میں داخل ہیں، لہٰذا اگر کوئی پلاٹ، کوئی زمین، کوئی مکان خریدتے وقت شروع میں یہ نیت تھی کہ میں اس کو فروخت کروں گا تو اس کی مالیت پر زکوٰۃ واجب ہے، بہت سے لوگ وہ ہوتے ہیں جو انویسٹمنٹ کی غرض سے پلاٹ خرید لیتے ہیں اور شروع ہی سے یہ نیت ہوتی ہے کہ جب اس کے اچھے پیسے ملیں گے تو اس کو فروخت کردوں گا اور فروخت کرکے اس سے نفع کماؤں گا تو اس پلاٹ کی مالیت پر بھی زکوٰۃ واجب ہے، لیکن پلاٹ اس نیت سے خریدا کہ اگر موقع ہوا تو اس پر رہائش کے لئے مکان

بنوالیں گے یا موقع ہوگا تو اس کو کرائے پر چڑھا دیں گے یا بھی موقع ہوگا تو اس کو فروخت کردیں گے، کوئی ایک نیت واضح نہیں ہے بلکہ ویسے ہی خرید کر ڈال دیا ہے، اب اس میں یہ بھی احتمال ہے کہ آئندہ کسی وقت اس کو مکان بنا کر وہاں رہائش اختیار کرلیں گے اور یہ بھی احتمال ہے کہ فروخت کردیں گے تو اس صورت میں اس پلاٹ پر زکوٰۃ واجب نہیں ہے، لہٰذا زکوٰۃ صرف اس صورت میں واجب ہوتی ہے جب خریدتے وقت ہی اس کو فروخت کرنے کی نیت ہو، یہاں تک کہ اگر پلاٹ خریدتے وقت شروع میں یہ نیت تھی کہ اس پر مکان بنا کر رہائش اختیار کریں گے، بعد میں ارادہ بدل گیا اور یہ ارادہ کرلیا کہ اب اس کو فروخت کرکے پیسے حاصل کریں گے تو محض نیت اور ارادہ کی تبدیلی سے فرق نہیں پڑتا، جب تک آپ اس پلاٹ کو واقعتاً فروخت نہیں کردیں گے اور اس کے پیسے آپ کے پاس نہیں آجائیں گے، اس وقت تک اس پر زکوٰۃ واجب نہیں ہوگی، بہرحال ہر وہ چیز جسے خریدتے وقت ہی اس کو فروخت کرنے کی نیت ہو وہ مال تجارت ہے اور اس کی مالیت پر ڈھائی فیصد کے حساب سے زکوٰۃ واجب ہے۔

یہ بات بھی یاد رکھیں کہ مالیت اس دن کی معتبر ہوگی جس دن آپ زکوٰۃ کا حساب کررہے ہیں، مثلاً ایک پلاٹ آپ نے ایک لاکھ روپے میں خریدا اور آج اس پلاٹ کی قیمت دس لاکھ ہوگئی، اب دس لاکھ پر ڈھائی فیصد کے حساب سے زکوٰۃ نکالی جائے گی، ایک لاکھ پر نہیں نکالی جائے گی۔

کارخانہ کی کن کن اشیاء پر زکوٰۃ واجب ہے؟

اگر کوئی شخص فیکٹری کا مالک ہے تو اس فیکٹری میں جو تیار شدہ مال ہے، اس کی قیمت پر زکوٰۃ واجب ہے اسی طرح جو مال تیاری کے مختلف مراحل میں ہے یا خام مال کی شکل میں ہے، اس پر بھی زکوٰۃ واجب ہے، البتہ فیکٹری کی مشینری، بلڈنگ، گاڑیوں وغیرہ پر زکوٰۃ واجب نہیں، اسی طرح اگر کسی شخص نے کسی کاروبار میں شرکت کے لئے روپیہ پیسہ لگایا ہے اور اس کاروبار کا کوئی مناسب حصہ اس کی ملکیت ہے تو جتنا حصہ اس کی ملکیت ہے، اس حصے کی بازاری قیمت کے حساب کے زکوٰۃ واجب ہوگی۔

بہرحال خلاصہ یہ ہے کہ نقد روپیہ جس میں بینک بیلنس بھی داخل ہے، ان پر زکوٰۃ واجب ہے اور سامان تجارت جس میں تیار مال، خام مال اور جو تیاری کے مراحل میں ہیں، اس کے علاوہ ہر چیز جو آدمی نے فروخت کی غرض سے خریدی ہو وہ بھی سامان تجارت میں داخل ہے۔

واجب الوصول قرضوں پر زکوٰۃ:

ان کے علاوہ بہت سی رقمیں وہ ہوتی ہیں جو دوسرے سے واجب الوصول ہوتی ہیں، مثلاً دوسروں کو قرض دے رکھا ہے یا مثلاً مال ادھار فروخت کررکھا ہے اور اس کی قیمت ابھی وصول ہونی ہے تو جب آپ زکوٰۃ کا حساب لگائیں اور اپنی مجموعی مالیت نکالیں تو بہتر یہ ہے کہ ان قرضوں کو واجب الوصول رقموں کو آج ہی آپ اپنی مجموعی مالیت میں شامل کرلیں، اگرچہ شرعی حکم یہ ہے کہ قرضے ابھی وصول نہیں ہوئے تو جب تک وصول نہ ہوجائیں اس وقت تک شرعاً ان پر زکوٰۃ کی ادائیگی واجب نہیں ہوتی، لیکن جب وصول ہوجائیں تو جتنے سال گزر چکے ہیں، ان تمام پچھلے سالوں کی بھی زکوٰۃ ادا کرنی ہوگی، مثلاً فرض کریں کہ آپ نے ایک شخص کو ایک لاکھ روپیہ قرضہ دے رکھا تھا اور پانچ سال کے بعد وہ قرضہ آپ کو واپس ملا تو اگرچہ اس ایک لاکھ روپے پر ان پانچ سالوں کے دوران تو زکوٰۃ کی ادائیگی واجب نہیں تھی لیکن جب وہ ایک لاکھ روپے وصول ہوگئے تو ان گزشتہ پانچ سالوں کی بھی زکوٰۃ ادا کرنی ہوگی تو چونکہ گزشتہ سالوں کی زکوٰۃ یکمشت ادا کرنے میں بعض اوقات دشواری ہوتی ہے، لہٰذا بہتر یہ ہے کہ ہر سال اس قرض کی زکوٰۃ کی ادائیگی بھی کردی جایا کرے لہٰذا جب زکوٰۃ کا حساب لگائیں تو ان قرضوں کو بھی مجموعی مالیت میں شامل کرلیا کریں۔

قرضوں کی منہائی:

پھر دوسری طرف یہ دیکھیں کہ آپ کے ذمہ دوسرے لوگوں کے کتنے قرضے ہیں؟ اور پھر مجموعی مالیت میں سے ان قرضوں کا منہا کردیں، منہا کرنے کے بعد جو باقی بچے وہ قابل زکوٰۃ رقم ہے، اس کا ڈھائی فیصد نکال کر زکوٰۃ کی نیت سے ادا کریں، بہتر یہ ہے کہ جو رقم زکوٰۃ کی بنے اتنی رقم الگ نکال کر محفوظ کرلیں، پھر وقتاً فوقتاً اس کو مستحقین میں خرچ کرتے رہیں، بہرحال زکوٰۃ کا حساب لگانے کا یہ طریقہ ہے۔

زکوٰۃ مستحق کو ادا کریں:

دوسری طرف زکوٰۃ کی ادائیگی کے بارے میں بھی شریعت نے احکام بتائے ہیں، میرے والد ماجد حضرت مولانا مفتی محمد شفیعؒ فرمایا کرتے تھے کہ اللہ جل جلالہ نے یہ نہیں فرمایا کہ زکوٰۃ نکالو نہ یہ فرمایا کہ زکوٰۃ پھینکو بلکہ فرمایا: ''آتوا الزکوٰۃ'' زکوٰۃ ادا کرو یعنی یہ دیکھو کہ اس جگہ پر زکوٰۃ جائے جہاں شرعاً زکوٰۃ جانی چاہئے، بعض لوگ زکوٰۃ نکالتے تو ہیں لیکن اس کی پروا نہیں کرتے کہ صحیح مصرف پر خرچ ہورہی ہے یا نہیں؟ زکوٰۃ نکال کر کسی کے حوالے کردی اور اس کی تحقیق نہیں کی کہ یہ صحیح مصرف پر خرچ کرے گا یا نہیں؟ آج بے شمار ادارے دنیا میں کام کررہے ہیں، ان میں بہت سے ادارے ایسے بھی ہوں گے جن میں بسا اوقات اس بات کا لحاظ نہیں ہوتا کہ زکوٰۃ کی رقم صحیح مصرف پر خرچ ہورہی ہے یا نہیں؟ اس لئے فرمایا کہ

زکوٰۃ ادا کرو یعنی جو مستحق زکوٰۃ ہے اس کو ادا کرو۔

زکوٰۃ کا مستحق کون؟:

اس کے لئے شریعت نے یہ اصول مقرر فرمایا ہے کہ زکوٰۃ صرف ان ہی اشخاص کو دی جاسکتی ہے جو صاحب نصاب نہ ہوں، یہاں تک کہ اگر ان کی ملکیت میں ضرورت سے زائد ایسا سامان موجود ہے جو ساڑھے باون تولہ چاندی کی قیمت تک پہنچ جاتا ہے تو بھی وہ مستحق زکوٰۃ نہیں ہوتا، مستحق زکوٰۃ وہ ہے جس کے پاس ساڑھے باون تولہ چاندی کی مالیت کی رقم یا اتنی مالیت کا کوئی سامان ضرورت سے زائد نہ ہو۔

کن رشتہ داروں کو زکوٰۃ دی جاسکتی ہے؟:

یہ زکوٰۃ ادا کرنے کا حکم انسان کے اندر یہ طلب اور جستجو خود بخود پیدا کرتا ہے کہ میرے پاس زکوٰۃ کے اتنے پیسے موجود ہیں، ان کو صحیح مصرف میں خرچ کرنا ہے، اس لئے وہ مستحقین کو تلاش کرتا ہے وہ کون کون لوگ مستحق ہیں اور ان مستحقین کی فہرست بناتا ہے پھر زکوٰۃ پہنچاتا ہے، یہ بھی انسان کی ذمہ داری ہے، آپ کے محلے میں، ملنے جلنے والوں میں، عزیز و اقارب اور رشتہ داروں میں، دوست احباب میں جو مستحق زکوٰۃ ہوں ان کو زکوٰۃ ادا کریں، ان میں سب سے افضل یہ ہے کہ اپنے رشتہ داروں کو زکوٰۃ ادا کریں، اس میں دوہرا ثواب ہے، زکوٰۃ ادا کرنے کا ثواب ہے اور صلہ رحمی کرنے کا ثواب بھی ہے اور تمام رشتہ داروں کو زکوٰۃ دے سکتے ہیں، صرف دو رشتے ایسے ہیں جن کو زکوٰۃ نہیں دی جاسکتی، ایک ولادت کا رشتہ ہے، لہٰذا باپ بیٹے کو زکوٰۃ نہیں دے سکتا اور بیٹا باپ کو زکوٰۃ نہیں دے سکتا، دوسرا نکاح کا رشتہ ہے، لہٰذا شوہر بیوی کو زکوٰۃ نہیں دے سکتا اور بیوی شوہر کو زکوٰۃ نہیں دے سکتی، ان کے علاوہ باقی تمام رشتوں میں زکوٰۃ دی جاسکتی ہے، مثلاً بھائی کو، بہن کو چچا کو، پھوپھی کو، ماموں کو زکوٰۃ دی جاسکتی ہے، لہٰذا یہ ضرور دیکھ لیں کہ وہ مستحق زکوٰۃ ہو اور صاحب نصاب نہ ہو۔

ایک بات یہ سمجھ لیں کہ زکوٰۃ کے لئے شرعاً کوئی تاریخ مقرر نہیں ہے اور نہ کوئی زمانہ مقرر ہے کہ اس زمانے میں یا اس تاریخ میں زکوٰۃ ادا کی جائے، بلکہ ہر آدمی کی زکوٰۃ کی تاریخ جدا ہوتی ہے، شرعاً زکوٰۃ کی اصل تاریخ وہ ہے جس تاریخ اور جس دن آدمی پہلی مرتبہ صاحب نصاب بنا۔

☆☆..................☆☆

بقیہ:......روزے کے احکام

۴:...۷۸ کلومیٹر (تقریباً) کے سفر کی نیت سے گھر سے نکلنے والے شخص کے لئے بھی روزہ چھوڑنے کی اجازت ہے، لیکن روزہ رکھ لینے کے بعد کوئی شخص مسافر بنے تو اس کے لئے روزہ توڑنا جائز نہیں۔ (شامی ۲/۱۲۵)

۵:... حیض کی حالت میں روزہ رکھنا حرام ہے، اگر روزے کے دوران حیض آجائے تو روزہ ٹوٹ جاتا ہے۔

۶:... نفاس کی حالت میں روزہ رکھنا حرام ہے، اگر روزے کے دوران نفاس آجائے تو روزہ ٹوٹ جاتا ہے۔

۷:... مسلمان فوج رمجاہدین کو یقین یا غالب گمان ہو کہ رمضان میں دشمن سے جنگ ہوگی اور روزے کی وجہ سے لڑائی میں کمزوری آجائے گی تو ان کے لئے روزہ نہ رکھنا جائز ہے۔ اسی طرح اگر روزے کے دوران اچانک جنگ شروع ہوجائے تب بھی لڑائی میں کمزوری محسوس ہونے کی صورت میں روزہ توڑنا جائز ہے۔ (شامی ۲/۱۲۶)

۸:...بے ہوشی بھی وہ عذر ہے جس کی وجہ سے روزہ توڑ دینا یا روزہ نہ رکھنا جائز ہے۔

۹:... "اکراہ الملجی" یعنی قتل، عضو ضائع کرنے یا سخت مار پیٹ کی دھمکی دے کر کسی کو روزہ توڑنے یا روزہ نہ رکھنے پر مجبور کیا جائے تو ایسے شخص کے لئے بھی روزہ توڑنا یا نہ رکھنا جائز ہے۔ (شامی ۲/۱۲۵، ۱۲۸)

وضاحت: مذکورہ نو قسم کے معذوروں پر روزوں کی قضا اس وقت فرض ہے جب عذر ختم ہو کر قضا کرنے کے برابر وقت بھی ان کو میسر آجائے، اگر تمام روزے قضا کرنے کی مہلت نہ ملی، کچھ دن کی مہلت ملی تو جتنے دن کی مہلت ملی اتنے دن کے روزوں کی قضا واجب ہے۔

لہٰذا اگر کسی معذور کا عذر کے دوران ہی انتقال ہوگیا تو قضا واجب نہ ہوگی اور اگر مثلاً ۱۵ روزے عذر کی وجہ سے چھوڑے ہوں اور عذر ختم ہونے کے بعد صرف ۱۰ دن وہ زندہ رہا تو اس پر صرف دس دن کی قضا لازم ہوگی۔ اگر اس نے دس دن کی قضا نہ کی تو دس دن کے فدیے کی وصیت واجب ہوگی، ۱۵ دن کی نہیں اور اگر ۱۵ دن وہ صحیح سالم زندہ رہا پھر بھی اس نے قضا نہ کی تو ۱۵ روزوں کے فدیے کی وصیت اس پر واجب ہوگی۔ (شامی ۲/۱۲۷، ۱۲۸)

وضاحت ۲: مذکورہ نو عذر وہ ہیں جو کبھی نہ کبھی ختم ہوجاتے ہیں لیکن وہ عذر جو کبھی ختم ہونے کا نام نہ لے اور صحت کی کوئی امید ہی نہ رہے، اس کا حکم مذکورہ اعذار سے مختلف ہے اور وہ یہ کہ جس بیمار کو صحت کی کوئی امید نہ رہے اور آخری دم تک روزہ رکھنے سے بالکل مایوسی ہوجائے، چھوٹے اور ٹھنڈے دنوں میں بھی روزہ رکھنے کی طاقت نہ رہے تو وہ ہر روزہ کے عوض فدیہ ادا کرے۔ اگر زندگی میں فدیہ ادا نہ کرسکے تو اس کی وصیت کرنا فرض ہے۔ (شامی ۲/۱۲۷، ۱۲۸)

ایک روزہ کا فدیہ پونے دو کلو احتیاطاً دو کلو گندم یا اتنا آٹا یا اس کی قیمت ہے۔ پونے دو کلو (احتیاطاً دو کلو) گندم کی جس علاقے میں جو قیمت ہو، حقیقت میں وہی قیمت ایک فدیے کی ہے۔ سہولت کے لئے علماء کرام اس کی ایک خاص رقم طے کردیتے ہیں، جیسے اس سال ۲۰۱۵ء کے لئے فدیے اور صدقہ فطر کی رقم ۹۰ روپے مقرر کی ہے۔

فدیہ محتاج کو دینے سے ادا ہوتا ہے۔ یاد رہے کہ فدیہ ادا کردینے کے بعد پوری زندگی میں کسی بھی وقت روزہ رکھنے کی طاقت آگئی تو فدیہ کالعدم ہوگا اور قضا لازم ہوگی۔ (شامی ۲/۱۳۰)

مسئلہ: کسی پر فدیے کی وصیت واجب تھی لیکن اس نے وصیت نہیں کی، اس کے ورثا میں سے کسی نے اپنی خوشی سے اس کی طرف سے فدیہ ادا کردیا تو بھی ان شاء اللہ! فدیہ ادا ہوجائے گا۔ (شامی ۲/۱۲۷، ۱۲۸) ☆☆

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا

ایک ایسی ہستی معتبر، جس کے علم وفضل کا ایک زمانہ معترف ہے، جس کی عقل ودانش سے مسلمانوں نے کمال درجے کا فیض پایا

راحت علی

ایک ایسی ہستی معتبر، جس کے علم وفضل کا ایک زمانہ معترف ہے جس کی عقل ودانش سے مسلمانوں نے کمال درجے کا فیض پایا ہو، جو اپنے والد محترم صدیق اکبرؓ کے بعد خود بھی صدیقہؓ کہلائی گئیں تو اس اسوۂ سیرت کا چند صفحات میں احاطہ کرنا ایسا ہی ہے جیسے سمندر کو کوزے میں بند کرنا، جبکہ کوزے کا ظرف اتنا نہ ہو کہ سمندر کی سر بلند لہروں کا مقابلہ کر سکے، قلم میں اتنا یارا نہیں کہ عائشہ صدیقہؓ کے فضل وکمال کا احاطہ کر سکے، نہ لفظوں میں اتنی وسعت ہے کہ وہ آپؓ کی صداقت اور فیوض عام کا بیان کر سکے۔

حضرت عائشہ صدیقہؓ کی فضیلت کے کئی مدارج ہیں اور ہر درجہ اپنی اپنی جگہ کامل ہے، آپؓ کا نام عائشہ، صدیقہ اور حمیرا لقب تھا اور صاحب اولاد نہ ہونے کے سبب اپنے بھانجے عبداللہ کی نسبت سے ام عبداللہ کنیت، والد رفیق اعظم اور صدیق اکبر حضرت ابوبکرؓ اور والدہ کا نام زینب تھا۔ عائشہؓ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت کے چار سال بعد شوال کے مہینے میں تولد ہوئیں۔ صدیق اکبرؓ کا دولت کدہ اس وقت تک آفتاب اسلام کی کرنوں سے منور ہو چکا تھا، اس لحاظ سے حضرت عائشہؓ اسلام کی ان قابل رشک ہستیوں میں سے ہیں جن کے کانوں میں کبھی کفر وشرک کی آواز نہیں پڑی۔ اس سلسلے میں خود عائشہ صدیقہؓ کا ارشاد ہے: ''جب سے میں نے اپنے والدین کو پہچانا انہیں مسلمان پایا۔''

تمام ازواج مطہراتؓ میں یہ شرف صرف حضرت عائشہؓ کو حاصل ہے کہ وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پہلی اور آخری کنواری بیوی تھیں، کہا جاتا ہے کہ حضرت ابوبکر صدیقؓ کی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے رفاقت کی یہ ایک اعلیٰ مثال تھی کہ انہوں نے اپنی کم سن اور نابالغ صاحبزادی کا عقد مسنونہ ۱۰ نبوی میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے کر دیا، پانچ سو درہم مہر قرار پایا تھا، اس وقت حضرت عائشہؓ کی عمر چھ برس کی تھی۔

یہ بات بہت زیادہ زیر بحث رہی ہے کہ رسول خدا کو حضرت عائشہؓ سے شادی کرنے کی کیا ضرورت تھی؟ مباحثہ کرنے والے زیادہ تر مغربی لوگ رہے ہیں جو اس حکمت کو نہیں پہچان سکے جو اللہ نے اس شادی میں پوشیدہ رکھی تھی اور بعد میں عام ہوئی، اللہ تعالیٰ اس جہان کا خالق ہے وہ بخوبی جانتا ہے کہ کب کیسے اور کتنے دنوں تک کس کی ضرورت ہے؟ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کی تمام ازواج مطہراتؓ معمر تھیں اور نہیں کہا جا سکتا تھا کہ وہ طویل عمر پائیں کیونکہ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کی زیادہ تر شادیاں کسی نہ کسی مصلحت کے تحت ہوئی ہیں، ان میں زیادہ تر یا تو بیوہ تھیں یا پھر مطلقات، اس کے علاوہ ایک اہم بات یہ بھی تھی کہ وہ مسلمان پیدا نہیں ہوئی تھیں، چنانچہ ضرورت تھی کہ ایک ایسی معتبر ہستی ہونی چاہئے، جس نے نہ صرف اسلامی ماحول میں پرورش پائی ہو بلکہ ذہین وفطین اور غیر معمولی حافظہ کی بھی مالک ہو اور اتنی کم عمر ہو کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد طویل عرصے تک مسلمانوں میں رہ کر رسول خدا کی زندگی کے تمام پہلوؤں کی وضاحت کرتی رہے، حتیٰ کہ علم حدیث میں مسلمان کامل ہو جائیں اور رسول خدا کی سیرت پاک اور زندگی کا کوئی رخ پوشیدہ نہ رہ جائے۔

چنانچہ اس ضرورت کو حضرت عائشہؓ نے پورا کیا وہ آنحضور ﷺ کی وفات کے بعد تقریباً ۴۸ سال بقید حیات رہیں آپ ﷺ کی وفات کے وقت حضرت عائشہ صدیقہؓ صرف اٹھارہ سال کی تھیں، یہ وقت ہوتا ہے جب انسانی حافظہ مکمل ہو چکا ہوتا ہے اور اس پر بھروسہ کیا جا سکتا ہے، آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم انہی خوبیوں کی بدولت حضرت عائشہؓ کو اپنی تمام ازواج مطہراتؓ سے زیادہ چاہتے تھے کہ وہ سب سے کمسن بیاہ کر آئی تھیں، ان کا بچپن آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کا دیکھا ہوا تھا وہ ان کی یادداشت، ذہانت اور خطابت سے واقف تھے، وہ ان کے رفیق کامل کی چہیتی بیٹی تھیں اور سب سے بڑی بات یہ کہ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم ہی ان کی زندگی کے پہلے اور آخری مرد تھے جب کہ دوسری ازواج کے ساتھ یہ معاملہ نہیں تھا، وہ پہلے ہی سے شادی شدہ تھیں۔

(باقی صفحہ ۲۴ پر)

رمضان المبارک نیکیوں کا موسمِ بہار!

مولانا شمس الحق ندوی

گردش لیل ونہار نے اپنا ایک دور پورا کرلیا، سال کے پورے گیارہ مہینے گزر گئے، ان گزرے ہوئے دنوں میں کیا کیا کوتاہیاں ہوئیں، بھول چوک ہوئی، کبھی ارادہ واختیار سے، کبھی سہواً غفلت سے، کسی کا دل دُکھا، کسی کی حق تلفی ہوئی، کبھی مال ودولت کی حرص وطمع لالچ نے اللہ تعالیٰ کے حکموں کو تڑوادیا، دینی جذبہ شیطانی مکروفریب اور وسوسوں سے مغلوب ہوگیا، وہ کر بیٹھے جس کو کرنے کے بعد بہت شرمانا اور پچھتانا چاہئے، تنہائیوں میں بیٹھ کر پھوٹ پھوٹ کر رونا اور اشک ندامت سے دامن کو بھگونا چاہئے، اس لئے کہ ہم مسلمان ہیں، ہمارا ایمان وعقیدہ ہے کہ جس نے ہم کو پیدا کیا ہے، جس نے یہ نظام کائنات بنایا ہے، بڑی قدرت والا ہے، بڑے علم والا ہے، ہمارے ہر اچھے بُرے کام کو دیکھتا ہے اور جانتا ہے اور یہ بھی ایمان ویقین رکھتے ہیں کہ وہ دن بھی ضرور آکر رہے گا جب وہ ہمارے کئے کا حساب لے گا، نیکیوں اور بھلائیوں پہ نوازے گا ایسا کہ نہال کردے گا، بُرائیوں اور گناہوں پر سزا دے گا، ایسی سخت کہ اگر کسی کے پاس بفرض محال زمین وآسمان کے سارے خزانے موجود ہوں اور اتنا ہی اور ہو تو اس سب کو دے کر اس دردناک عذاب سے بچنے کی کوشش کرے گا۔

مگر اسی کے ساتھ ساتھ وہ نہایت رحیم وکریم ہے، اپنے ان بندوں پر ماں سے بھی زیادہ مہربان ہوجاتا ہے جو اپنے گناہوں پر نادم وشرمندہ ہوکر اس سے روتے اور توبہ کرلیتے ہیں، اس کا یہ لطف وکرم عام ہے، جس وقت اور جس لمحہ بندہ اس کی طرف متوجہ ہو وہ اس کو اپنے دامن عفو وکرم میں جگہ دیتا ہے، راضی اور خوش ہوتا ہے، لیکن اس نے کچھ لمحات اور گھڑیاں ایسی بھی مقرر کر رکھی ہیں جن میں اس کے عفو وکرم کی بارش اس طرح ہوتی ہے، جیسے ساون کے مہینہ میں بارش کی جھڑی لگتی ہے، رمضان المبارک کا پورا مہینہ انہیں لمحات میں سے ہے جن کو اس کے لطف وکرم نے اپنے مومن بندوں پر رحمتوں کی بارش کے لئے مقرر فرمادیا ہے۔

اس ماہ مبارک میں مومن بندے روزے رکھیں گے یعنی اس مالک حقیقی کے حکم کے مطابق بھوکے پیاسے رہیں گے، بندوں کی اس بھوک پیاس سے مقصود صرف بندوں ہی کا فائدہ اور روحانی ترقی ہے، ان روزوں کی حکمتیں اور مصلحتیں بے شمار ہیں اور وہ سب بندوں کو حاصل ہوتی ہیں، جب بندے اس کی رضا وخوشنودی کے لئے بھوک پیاس کی تکلیف اٹھاتے ہیں، ذکر، تلاوت، زہد وعبادت میں شب و روز گزارتے ہیں۔

آپ روزہ سے ہیں آپ کو بھوک لگی ہے، پیاس ستارہی ہے، بار بار گھڑی پہ نظر جاتی ہے، ابھی افطار میں کتنا وقت باقی ہے، ابھی کتنی دیر بعد پانی کا گلاس منہ کو لگا سکیں گے، عین اسی حالت میں آپ ذرا تصور فرمائیے: افریقہ وصومالیہ کے ان قحط زدہ علاقوں کا جہاں لوگ بھوک پیاس سے تڑپ رہے ہیں، ماؤں کی چھاتیوں سے دودھ خشک ہوچکا ہے، اخبارات میں چھپنے والی تصویروں میں صرف انسانی ڈھانچہ نظر آتا ہے، نہایت بے کسی کے عالم میں گھومتی ہوئی ان کی آنکھوں کی پتلیاں دیکھنے والوں کے دلوں کو ہلا کر رکھ دیتی ہیں، یہیں سے آپ اپنے ذہن وفکر کو دنیا کے دوسرے خطوں کے مظلوم ومقہور انسانوں کی طرف لے جائیے، ان کے فقر وبے کسی کی تصویر دیکھئے، ان کے خیموں اور جھونپڑوں کو دیکھئے، ان جھونپڑوں کے اندر کچھ کھانے پینے کو بھی موجود ہے؟ ان کے جسموں کو دیکھئے، کیا ان پر کپڑے ہیں؟

ابھی ابھی تو صبح ہوئی تھی، ابھی تو آپ نے سحری کھائی تھی اور کتنی انواع واقسام کی چیزیں کھائی تھیں اور بھوک سے کچھ زیادہ ہی کھالیا تھا کہ اب سورج غروب ہونے تک کھانے کی اجازت نہ ہوگی، اس کے باوجود آپ کس بے چینی کے ساتھ افطار کے وقت کا انتظار کررہے ہیں اور بار بار گھڑی دیکھ رہے ہیں، بہت سویرے سے گھر میں چولہا جل گیا ہے، افطار وکھانے کی تیاری ہورہی ہے۔

اب ذرا سوچئے کہ جن کو کئی کئی دن کھانا نہیں مل رہا ہے، ان پر کیا گزرتی ہوگی، کیا وہ سب خدا کے بندے نہیں ہیں، کیا نعوذ باللہ اب خدا کے خزانہ میں کمی آگئی ہے، ان کو دینے کے لئے کچھ باقی نہیں رہا ہے نہیں ہرگز نہیں، یہ خیال وتصور کرنا بھی کفر ہے۔

نہیں بلکہ یہ اس کی بے پناہ حکمتوں اور مصلحتوں کا تقاضا ہے، آپ ان دکھ کے ماروں کو دیکھیں، پھر اپنے آرام ومکان، نرم نرم بستر اور

خوبصورت لباس، کھانے کی ان نعمتوں کو دیکھیں جو خدا نے آپ کو دے رکھی ہیں اور پھر ہزار دل سے اس کا شکر ادا کیجئے، اس میں غریبوں اور مسکینوں کا حصہ لگایئے، فضولیات اور بے جا خرچ سے اس طرح بچئے اور دور رہئے جیسے اس جگہ جانے سے بچتے اور دور بھاگتے ہیں، جہاں کوئی وبائی بیماری پھیلی ہوتی ہے، اس لئے کہ اسراف یعنی بے جا خرچ کرنے والوں کو قرآن مجید میں شیطان کا بھائی کہا گیا ہے اور یہ بھی خیال رکھئے کہ آپ کو اللہ تعالیٰ نے جو نعمتیں دی ہیں، شیطانی وسوسہ میں آکر کہیں غرور و گھمنڈ میں نہ مبتلا ہو جایئے کہ اس کی طاقت سے خدا کے کمزور بندوں پر ظلم کیجئے، آپ کے پاس جو کچھ ہے وہ خدا ہی کا دیا ہوا ہے اور ان کے پاس جو نہیں ہے وہ خدا ہی کے روکنے سے رُکا ہے، اگر آپ کا روزہ اس طرح گزرے گا تو دل میں خدا کے بندوں سے پیار و محبت کا جذبہ پیدا ہوگا اور آپ کو جو نعمت حاصل ہے اس پر شکر ادا کریں گے اور پھر ان تمام باتوں سے بچنے کی توفیق ملے گی جن سے خدا کے بندوں کو دکھ پہنچتا ہے اور ان باتوں سے بھی بچنے کا حوصلہ ملے گا جو خدا کو ناراض کرنے والی ہیں اور پھر آپ خدا کی راہ میں اس طرح خرچ کریں گے کہ آپ کا داہنا ہاتھ دے گا تو بائیں ہاتھ کو خبر نہ ہوگی، دل میں جو کچھ جذبہ ہوگا وہ خدا کو راضی و خوش کرنے کا ہی جذبہ ہوگا۔

مختصر یہ کہ ہمارے ماحول و معاشرہ میں جس کو دوسری قوموں کے لئے نمونہ چاہئے تھا جو برائیاں پیدا ہیں وہ دور ہو جائیں گی، تن من دونوں پاک ہو جائیں گے۔ تن کی پاکی یہ ہے کہ ہمارے اعضاء و جوارح سے کوئی ایسا کام نہ ہو جو اللہ رب العزت کو ناپسند ہو، من کی پاکی یہ ہے دل میں خدا ہی کی رضا اور خوشنودی کا سودا سمایا ہو، امید ہو تو اس سے، خوف ہو تو اس کا، کوئی غلط عقیدہ و شرک و بدعت کا اس میں دخل نہ ہونے پائے، مولانا محمد احمد پرتاب گڑھیؒ کے الفاظ ہیں:

نہ کوئی راہ پا جائے نہ کوئی غیر آ جائے
حریم دل کا احمد اپنے ہر دم پاسباں رہنا

حضرت شاہ مرزا مظہر جان جاناںؒ نے فرمایا:

"رمضان شریف میں نسبت باطن میں نہایت ترقی ہوتی ہے، روزہ میں بہت احتیاط سے کام لینا چاہئے، غیبت اور کذب سے بچنا چاہئے، ورنہ فاقہ ہو جاتا ہے، روزہ نہیں رہتا جس کی وجہ سے روزہ دار روزہ کے ثواب سے محروم رہتا ہے۔"

انہوں نے مزید فرمایا: "اس ماہ مبارک میں جو جمعیت و حضور حاصل ہوتا ہے وہ سال بھر کے واسطے ذخیرہ ہو جاتا ہے اور اگر اس میں فتور آ جاتا ہے تو تمام سال اس کا اثر رہتا ہے۔"

☆☆..........☆☆

خطرناک غلطیاں

حضرت مولانا رحمت اللہ سبحانی لدھیانویؒ رقم طراز ہیں:

☆... اس خیال میں مست رہنا کہ میں ہمیشہ تندرست، خوبصورت اور تونگر رہوں گا۔
☆... اس نیت سے عیب کرنا کہ صرف دو چار مرتبہ کر کے چھوڑ دوں گا۔
☆... اپنا راز کسی دوسرے کو بتا کر اس کے پوشیدہ رکھنے کی درخواست کرنا۔
☆... ہر ایک انسان کے متعلق ظاہری صورت دیکھ کر رائے قائم کرنا۔
☆... کسی کام کو ادھورا چھوڑ کر دوسرے وقت پر مکمل کرنے کی اُمید رکھنا۔
☆... اپنی آمدنی سے زیادہ خرچ کرنا اور کسی خدائی عطیہ کا امیدوار رہنا۔
☆... اپنے ماں باپ کی خدمت نہ کرنا اور اولاد سے اس کی توقع رکھنا۔
☆... جو کام اپنے سے نہ ہو سکے اسے سب کے لئے ناممکن خیال کرنا۔
☆... لوگوں کی تکلیف میں حصہ نہ لینا اور پھر ان سے ہمدردی کی امید رکھنا۔
☆... ہر ایک سے بدی کرنا اور خود آرام میں رہنے کی توقع رکھنا۔
☆... بغیر کافی ذریعہ اطمینان کے محض کسی کی قسم پر اعتبار کر لینا۔
☆... بے کاری میں آئندہ کے لئے خیالی پلاؤ پکانا اور خوش رہنا۔
☆... تمام انسانوں کو اپنے خیال پر لگانے کی کوشش کرنا۔
☆... اپنے آپ کو سب سے زیادہ عقلمند اور لائق آدمی تصور کرنا۔
☆... تمام نوجوانوں کو تجربہ کار خیال کرنا۔
☆... آزمائے ہوئے کو دوبارہ آزمانا اور ہر ایک شیریں زبان کو دوست سمجھ لینا۔
☆... دوسروں کی موت کو دیکھتے ہوئے اپنے آپ کو اس سے بَری سمجھنا۔
☆... بُرا کام کرتے وقت، بُرا کلام کہتے وقت ہر دیوار کو کان اور ہر دروازے کو آنکھ نہ سمجھنا۔
☆... ادائیگی قرض کے متعلق دلفریب ذرائع آمدنی کا تصور باندھ کر غیر ضروری اخراجات کے لئے بے دھڑک قرض لینا۔

(مخزن اخلاق، ص:۲۹۱، ۲۹۲، طبع لاہور)

ردِّ قادیانیت کیلئے جدید اسلوب اپنانے کی ضرورت!

مولانا زاہدالراشدی

دینی مدارس کی سالانہ تعطیلات کے دوران دیگر بہت سے موضوعات کے ساتھ ساتھ عقیدۂ ختم نبوت کے تحفظ اور قادیانیت کے رد و تعاقب کے حوالے سے بھی مختلف مقامات پر تربیتی کورسز کا سلسلہ جاری ہے۔ مجلس احرار اسلام پاکستان کے شعبہ تبلیغ تحفظ ختم نبوت کے زیر اہتمام دار بنی ہاشم مہربان کالونی ملتان میں پانچ روزہ کورس کا انعقاد کیا گیا، جس کی آخری نشست ۲۸ رمئی کو پیر جی حافظ سید عطاء المہیمن شاہ بخاری کی زیر صدارت منعقد ہوئی اور اس میں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے ناظم اعلیٰ مولانا عزیز الرحمن جالندھری، وفاق المدارس العربیہ پاکستان کے ناظم اعلیٰ مولانا قاری محمد حنیف جالندھری، مجلس احرار اسلام کے راہنماؤں پیر سید کفیل شاہ بخاری، حاجی عبداللطیف چیمہ اور مولانا مفتی محمد زبیر شجاع آبادی کے علاوہ راقم الحروف نے بھی خطاب کیا۔

سفیر ختم نبوت حضرت مولانا منظور احمد چنیوٹیؒ کے مرکز دعوت وارشاد چنیوٹ میں گزشتہ چھ عشروں سے مسلسل یہ سالانہ کورس ہو رہا ہے۔ ۳۱ رمئی کو اس کی دو نشستوں میں گفتگو کا موقع ملا اور اسی روز جامعہ انوار القرآن چنیوٹ کے سالانہ جلسہ تقسیم اسناد و دستار بندی میں بھی شرکت کی سعادت حاصل ہوئی، جس کے مہتمم ہمارے فاضل دوست مولانا قاری عبدالحمید حامد (فاضل نصرۃ العلوم) ہیں۔ ضلع نارووال کے سرحدی قصبہ ظفروال کے نواحی گاؤں اونچ کلاں میں مولانا افتخار اللہ شاکر گزشتہ ربع صدی سے اسکولوں کی موسم گرما کی تعطیلات کے دوران تحفظ عقیدۂ ختم نبوت کے سالانہ کورس کا اہتمام کر رہے ہیں۔ ان کا تعلق انٹرنیشنل ختم نبوت موومنٹ سے ہے اور حضرت مولانا منظور احمد چنیوٹیؒ کے خصوصی تلامذہ میں ان کا شمار ہوتا ہے۔ ۴ رجون کو اس کی دو نشستوں میں گفتگو کی سعادت حاصل کی۔ ان نشستوں میں کی جانے والی گفتگو میں جن امور کی طرف راقم الحروف نے بطور خاص توجہ دلائی ان کا خلاصہ نذر قارئین ہے۔

☆... فتنوں سے آگاہی حاصل کرنا اور امت کو ان سے خبردار کرنا دینی تقاضوں اور فرائض میں سے ہے اور معاشرے میں کسی بھی حوالے سے پیدا ہونے والی خرابیوں کی نشاندہی کر کے مسلمانوں کو ان سے بچانے کی کوشش کرنا بھی ہماری دینی ذمہ داریوں میں سے ہے۔ اس لئے توحید و سنت، ختم نبوت، مقام صحابہ کرامؓ اور اہل سنت کے عقائد و مسلک کے تحفظ کے حوالے سے مختلف مقامات پر اس قسم کے جو کورسز ہو رہے ہیں وہ دینی جدوجہد کا اہم حصہ ہیں اور ان کو کامیاب بنانے کی سب حضرات کو پوری کوشش کرنی چاہئے۔

☆... جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کے دور میں چار اشخاص: (۱) مسیلمہ کذاب، (۲) اسود عنسی، (۳) طلیحہ اسدی اور (۴) سجاح، نے نبوت کا دعویٰ کیا تھا۔ ان میں اول الذکر دونوں مقابلہ میں قتل ہو گئے تھے، جبکہ طلیحہ اور سجاح نے توبہ کر لی تھی اور دوبارہ مسلمانوں کی صف میں شامل ہو گئے تھے۔ طلیحہ اسدی کو محدثین نے صحابہ کرامؓ میں شمار کیا ہے اور وہ حضرت عمرؓ کے دور خلافت میں جہاد کے ایک معرکے میں شہید ہو گئے تھے اور سجاح نے حضرت معاویہؓ کے دور میں توبہ اور تجدید ایمان کی تھی، کوفہ میں ان کا انتقال ہوا تھا اور صحابی رسول حضرت سمرہ بن جندبؓ نے ان کا جنازہ پڑھایا تھا۔

اس لئے میری گزارش ہے کہ قادیانیوں اور دیگر منکرین ختم نبوت کے دجل وفریب کو بے نقاب کرنے اور ان کی سازشوں کا مقابلہ کرنے کے ساتھ ساتھ توبہ اور اسلام میں ان کی واپسی کا دروازہ بھی کھلا رکھنا چاہئے، بلکہ سب کو توبہ کی دعوت دیتے ہوئے دعوت اور توبہ کا ماحول پیدا کرنے کی بھی کوشش کرنی چاہئے۔

☆... قادیانیوں کی دعوت اور سازشوں کا عمومی میدان دینی مدارس کے طلبا اور مساجد کے نمازی نہیں ہیں کیونکہ انہیں معلوم ہے کہ جس شخص کا دینی مدرسہ، مسجد، علماء کرام اور مذہبی جماعتوں سے تھوڑا سا تعلق بھی ہے، وہ ان کے دجل وفریب کا شکار نہیں ہوگا اور جو شخص دین سے اور دین کے علم و معلومات سے جس قدر دور ہوگا، وہ ان کے فریب کا جلدی شکار ہوگا، اس لئے قادیانیوں کی محنت کا میدان مسجد و مدرسہ سے لاتعلق افراد و طبقات ہیں اور

وہ لوگ ہیں جو دین کی معلومات سے بہرہ ور نہیں ہیں۔ جبکہ ہماری محنت کا میدان زیادہ تر ہمارا اپنا ماحول ہوتا ہے۔ اس ماحول میں بھی محنت کی ضرورت ہے کہ اس سے ایمان میں پختگی آتی ہے اور بیداری قائم رہتی ہے، لیکن ہماری محنت کا اصل میدان دین سے لاتعلق افراد وطبقات ہیں جن کی طرف ہماری توجہ بہت کم ہے۔ اس لئے ہمیں اپنی جدوجہد اور ترجیحات کا ازسرنو جائزہ لینا چاہئے۔

☆... قادیانیوں کی محنت کا طریق کار بدل چکا ہے، وہ مناظرہ ومجادلہ کا محاذ چھوڑ کر لابنگ اور بریفنگ کے ہتھیاروں سے کام لے رہے ہیں۔ ان کے دلائل انسانی حقوق کے جدید فلسفہ اور آج کے بین الاقوامی قوانین وروایات پر مشتمل ہوتے ہیں اور وہ ان حوالوں سے لوگوں کو متاثر کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ اس کے ساتھ ساتھ انہوں نے میڈیا کے تمام شعبوں صحافت، ٹی وی چینل اور سوشل میڈیا میں اپنی کمین گاہیں قائم کر رکھی ہیں اور انسانی حقوق کے بین الاقوامی اداروں اور سیکولر این جی اوز کو پناہ گاہ کے طور پر استعمال کر رہے ہیں۔ وہ فائل ورک اور لابنگ کی ان صلاحیتوں کو خوب استعمال کر رہے ہیں، جن کی طرف ہماری توجہ نہیں ہے۔ اس لئے ہمیں اس صورت حال پر توجہ دینا ہوگی اور ان ہتھیاروں اور اسلوب میں مہارت حاصل کرنا ہوگی جو آج کے دور میں عام طور پر استعمال ہو رہے ہیں اور جن کے بغیر کوئی جدوجہد آگے نہیں بڑھ سکتی۔

تحریک ختم نبوت کے حوالے سے عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیر اہتمام بھی سالانہ تربیتی کورس مسلم کالونی چناب نگر میں منعقد ہوتا ہے اور اس سال بھی جاری ہے۔ ان شاء اللہ تعالیٰ! دس جون کو وہاں ایک دو نشستوں میں حاضری کا ارادہ رکھتا ہوں۔

(روزنامہ اسلام کراچی، ۹ رجون ۲۰۱۵ء)

رمضان المبارک

بحمد اللہ زہے قسمت کہ پھر ماہِ صیام آیا
ہزاروں رحمتوں کا ماہِ نو لے کر پیام آیا
جدھر دیکھو اُدھر انبار ہیں انواع نعمت کے
جدھر جاؤ ادھر انوار ہیں اقسام رحمت کے
مقفل ہوگئی دوزخ مقید ہوگیا شیطاں
سجایا جا رہا ہے ازسر نو روضۂ رضواں
یہ کس کے واسطے تزئین روئے فرش ہوئی ہے
تعالیٰ اللہ یہ رحمت امت احمد پہ ہوئی ہے
جزا روزے کی روز جزا حیران کردے گی
تصور جس کا ناممکن ہے وہ دولت عطا ہوگی
مگر ترک خورش کا نام روزہ تو نہیں ہوتا
تمام اجزائے جسمانی کا ہونا چاہئے روزہ
ہمیں افسوس ہے ایسوں پہ جو روزہ نہیں رکھتے
خدا کی بے بہا نعمت سے دامن پُر نہیں کرتے
گلی کوچوں میں، بازاروں میں، یہ نظارہ دیکھا ہے
کہ اک پردہ کے پیچھے شکم دوزخ گرم ہوتا ہے
خدا توفیق بخشے تاکہ اس کی عظمتیں سمجھیں
مبادا روز محشر اپنی کوتاہی پہ پچھتائیں
یہ امت وہ ہے جس پر انبیاء نے رشک فرمایا
ذرا سوچو کہ ”کنتم خیر امت“ کس نے فرمایا
الٰہی اس شرف کی روز محشر لاج رکھ لینا
ہماری عیب پوشی رحمتوں سے اپنی کرلینا
خداوند ہمیں راہِ ہدایت اور عظمت دے
بلندی میں کم از کم اوج سدرۃ تک تو پہنچادے

قاری محی الدین احمد

عقیدہ ختم نبوت اور مرزا غلام احمد قادیانی

علامہ سعید احمد قادری

جب انگریزوں نے ہندوستان پر قبضہ جمالیا تو ان کو ہر طرف مزاحمت کا سامنا تھا، آزادیٔ ہند کی تحریک زوروں پر تھی، انگریز نے اس تحریک کو کچلنے کے لئے یہ پلان بنایا کہ ہندوستان میں چونکہ فقہ حنفی کے پیروکار ہیں، اس لئے کوئی ایسا مذہب ان کے بیچ میں ٹھوک دیا جائے جو جہاد کا منکر ہو، لہٰذا انہوں نے ایسے افراد کی تلاش شروع کردی جو ان کے اس پلان کو پایۂ تکمیل تک پہنچائے اور ان کو دیر نہیں لگی۔ بدعتی فرقہ، منکرین حدیث کا فتنہ اور غلام احمد قادیانی ایسے بدعقیدہ لوگ مل گئے۔ انہوں نے حضرت شاہ عبدالعزیز محدث دہلویؒ کے خلاف بدعتی فرقہ کو پروان چڑھایا، انہوں نے الزامات لگانے شروع کئے کہ یہ مزارات کے خلاف ہیں اولیاء اللہ کو نہیں مانتے صلوٰۃ وسلام نہیں پڑھتے وغیرہ وغیرہ، اسی طرح نواب صدیق حسن خان کو حضرت مولانا شاہ اسماعیل شہیدؒ اور مولانا سید احمد شہیدؒ کے خلاف کھڑا کردیا۔ مرزا غلام احمد قادیانی نے تو حد ہی کردی اور انگریزوں کے اکسانے پر نبوت کا دعویٰ کر بیٹھا۔ انگریزوں کی طرف سے عقیدہ پر یہ حملہ تھا جس کا خمیازہ آج بھی ہم بھگت رہے ہیں۔

ختم نبوت دین کا اساس ہے جس پر قرآن کریم کی سو سے زائد آیات مبارکہ اور دو سو سے زائد احادیث مبارکہ شاہد ہیں، ان نصوص قطعیہ کا منکر کسی بھی طرح مسلمان نہیں ہوسکتا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد جو بھی نبوت کا دعویٰ کرے گا وہ یقیناً کذاب ودجال ہوگا۔ اسلامی تاریخ سے معلوم ہوتا ہے کہ ہر دور اور زمانہ میں باطل کی تاریکیوں کو کافور کرنے اور اسلام کے دیئے کو روشن رکھنے کے لئے اللہ تعالیٰ نے علماء حق اور اولیا کرام کی جماعت پیدا فرمائی، جنہوں نے امت مسلمہ کو باطل کی تند وتیز ہواؤں کی جھکڑ سے نکال کر راہ حق کی معطر فضاؤں میں لاکھڑا کیا۔ کذب اور دجل کا فرعون جب بھی کہیں پیدا ہوا تو علم وفضل کے موسیٰ نے اُن کا تعاقب کیا، چنانچہ کذب ودجل کا یہ فرعون جب مرزا قادیانی کی صورت میں آیا تو کئی علماء، صلحاء، خطباء، موسیٰ کی پیروی کرتے ہوئے اس فتنہ کی سرکوبی کے لئے کمربستہ ہوگئے اور آج بھی جاری ہے۔

مرزا کی کہانی اسی کی زبانی:

"یہ سچ ہے کہ وہ الہام جو خدا نے اس بندے پر نازل فرمایا ہے، اس میں اس بندے کی نسبت نبی ورسول اور مرسل کے الفاظ بکثرت موجود ہیں، مگر یہ حقیقی معنوں میں نہیں۔" (ایک مکتوب مطبوعہ پیغام قادیان)

مزید لکھتا ہے:

"حال یہ ہے کہ اگرچہ عرصہ بیس سال سے متواتر اس عاجز کو الہام ہوا ہے اور اکثر ان میں رسول یا نبی کا لفظ آیا ہے لیکن وہ شخص غلطی کرتا ہے جو ایسا سمجھتا ہے کہ اس نبوت اور رسالت سے مراد حقیقی نبوت اور حقیقی رسالت ہے۔"

ان دونوں بیانات میں مرزا صاحب نے حقیقی نبوت ورسالت کا تو انکار کیا ہے مگر نبوت کی کسی اور شکل کے لئے دروازہ کھلا رکھا وہ شکل کیا ہے؟" ہاں میں نے کہا کہ نبوت کے تمام اجزا محدثیت میں پائے جاتے ہیں، لیکن بالقوۃ نہ کہ بالفعل نبی ہوتا، اس لئے ہم کہتے ہیں کہ نبی محدث ہے بطریق کمال اور بالفعل اور محدث نبی ہے بالقوۃ۔" (حمامۃ البشریٰ ص:۹۹)

آگے جاکر مرزا غلام احمد قادیانی صراحتاً ظلی نبی ہونے کا دعویٰ کرتا ہے اور اس نظریہ کو اپنی ذات پر ڈالتا ہے اور اس میں مزید تاکید کرکے کہتا ہے کہ "اگر کوئی شخص اس خاتم النبیین میں ایسا گم ہو کہ بباعث نہایت اتحاد اور نفی غیریت کے اسی کا نام اور کام پالیا ہو اور صاف آئینہ کی طرح محمدی چہرہ کا عکس اس میں آگیا ہو تو وہ بغیر مہر توڑنے کے نبی کہلائے گا، کیونکہ وہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہے ظلی طور پر باوجود اس شخص کے دعویٰ نبوت کا جس کا نام ظلی طور پر محمد اور احمد رکھا گیا ہے پھر بھی سیدنا خاتم النبیین ہی رہا یہ محمد ثانی اسی محمد کی تصویر اور اسی کا نام ہے۔" (ایک غلطی کا ازالہ ص:۵، روحانی خزائن ج:۸، ص:۲۰۹)

اور نظریہ کو اپنی ذات پر اس طرح ڈالتے ہیں:

"چونکہ میں ظلی طور پر محمد ہوں پس اس طور پر خاتم النبیین کی مہر نہیں ٹوٹی، کیونکہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت محمد ہی تک محدود رہی۔"

(ازالہ اوہام ص:۹، خزائن ج:۸، ص:۲۱۲)

مرزا غلام احمد قادیانی اس قول میں مزید تاکید

کر کے کہتا ہے:

"تمام کمالات محمدی مع نبوت محمدیہ کے میرے آئینہ ظلیت میں منعکس ہیں تو پھر کون سا الگ انسان ہوا، جس نے علیحدہ طور پر نبوت کا دعویٰ کیا۔"

مزید کہتا ہے:

"میرا نفس درمیان میں نہیں ہے، بلکہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہیں، اسی لحاظ سے میرا نام محمد اور احمد ہوا، پس نبوت اور رسالت کسی دوسرے کے پاس نہیں گئی، محمد کی چیز محمد ہی کے پاس رہی۔" (ازالہ اوہام، ص:۱۲، خزائن، ج:۱۸، ص:۲۱۶)

ایک طرف تو اللہ تعالیٰ کا قول فیصل "خاتم النبیین" اللہ کے رسول کی تاکید "لا نبی بعدی" اور دنیائے اسلام کے سینکڑوں علماء، مفسرین، محدثین اولیاء اللہ صوفیاء کا متفقہ فیصلہ کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کسی قسم کی بھی نبوت کی گنجائش قطعی نہیں اور دوسری طرف اکیلے مرزا قادیانی کا دعویٰ کہ میں ظلی بروزی غیر تشریعی نبی ہوں، کیا کبھی ایسا ہوا ہے کہ دنیا میں صرف ایک آدمی سچا ہو اور باقی سب جھوٹے۔

مرزا قادیانی کا دعویٰ افضلیت بر رسول ﷺ:

مرزا اپنے آپ کو تمام انبیاء سے افضل قرار دیتا ہے، باقی تمام انبیاء کو بشمول آنجناب صلی اللہ علیہ وسلم کے مرزا اپنے سے کمتر سمجھتا ہے، ملاحظہ ہو:

"ظاہر ہے کہ فتح مبین کا وقت ہمارے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں گزر گیا اور دوسری فتح باقی رہی جو کہ پہلے غلبہ سے بہت بڑی ہے اور زیادہ ظاہر ہے اور مقدر تھا کہ اس کا وقت مسیح موعود کا وقت ہے (مرزا اپنی طرف اشارہ کرتا ہے)۔"

(بحوالہ تحفۂ قادیانیت، ج:اول، ص:۱۰۷)

آگے کہتا ہے:

"خدا تعالیٰ اس بات کو ثابت کرنے کے لئے کہ میں اس کی طرف سے ہوں، اس قدر نشان دکھلاتے ہیں کہ وہ ہزار نبیوں پر بھی تقسیم کردیئے جائیں تو ان کی نبوت بھی ان سے ثابت ہوسکتی ہے، لیکن چونکہ یہ آخری زمانہ تھا اور شیطان کا مع اپنی تمام ذریت کے آخری حملہ تھا، اس لئے خدا نے شیطان کو شکست دینے کے لئے ہزار ہا نشانیاں ایک جگہ جمع کردیں، لیکن پھر بھی جو انسانوں میں سے شیطان ہیں وہ نہیں مانتے۔"

(روحانی خزائن، ج:۲۳، ص:۳۱۷)

مرزا کہتا ہے:

"اس نبی کے لئے چاند کے خسوف کا نشان ظاہر ہوا اور میرے لئے چاند اور سورج دونوں کا اب تو انکار کرے گا؟" (روحانی خزائن)

آگے کہتا ہے:

"چونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا دوسرا فرض منصبی جو تکمیل اشاعت ہدایت ہے، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں بوجوہ عدم وسائل اشاعت غیر ممکن تھا، اس لئے کہ قرآن شریف کی آیت "وآخرین منهم لما یلحقوا بهم" میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا آمد ثانی کا وعدہ دیا گیا ہے، اس وعدہ کی تکمیل اشاعت دینی جو آپ کے ہاتھ سے پورا ہونا چاہئے تھا، اس وقت بباعث عدم وسائل پورا نہیں ہوا، سو اس فرض کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی آمد ثانی سے جو بروزی رنگ میں تھی (یعنی مرزا کی شکل میں) ایسے زمانے میں پورا کیا جب زمین کی تمام قوموں تک اسلام پہنچانے کے لئے وسائل پیدا ہوگئے۔"

(روحانی خزائن، ج:۱۷، ص:۲۶۳)

مرزا صاحب نے اس میں جو کچھ دعویٰ کیا ہے ہم تو اپنی طرف سے کچھ بھی نہیں کہیں گے، مگر اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں خود فرماتا ہے کہ میں نے دین محمدی کو مکمل کردیا: "الیوم اکملت لکم دینکم" یہ آیت حجۃ الوداع میں نازل ہوئی، شریعت محمدی تو مکمل ہوئی، اس میں تصحیح و تنقیص کی کوئی گنجائش نہیں، مرزا صاحب کہتے ہیں کہ جو ہمیں نہ مانے وہ کافر ہیں، مرزا صاحب اپنے مکتوب مورخہ مارچ ۱۹۰۲ء بنام ڈاکٹر عبدالحکیم میں لکھتے ہیں:

"خدا تعالیٰ نے مجھ پر ظاہر کیا ہے کہ ہر وہ شخص جس کو میری دعوت پہنچی اور اس نے مجھے قبول نہیں کیا وہ مسلمان نہیں ہے۔"

(تذکرہ، ص:۶۰۰)

"ہر ایک وہ شخص جو موسیٰ کو تو مانتا ہے مگر عیسیٰ کو نہیں مانتا یا عیسیٰ کو مانتا ہے مگر محمد کو نہیں مانتا یا محمد کو مانتا ہے پر مسیح موعود (یعنی مرزا) کو نہیں مانتا وہ نہ صرف کافر بلکہ پکا کافر اور دائرہ اسلام سے خارج ہے۔" (کلمۃ الفصل از بشیر احمد قادیانی)

مرزا اس میں مزید شدت اختیار کرتے ہوئے کہتا ہے:

"کل مسلمان جو مسیح موعود (مرزا) کی بیعت میں شامل نہیں ہوئے خواہ انہوں نے مسیح موعود کا نام بھی نہیں سنا وہ کافر اور دائرہ اسلام سے خارج ہے۔" (آئینہ صداقت، ص:۳۵)

مرزا قادیانی کہتا ہے کہ (مسلمان) کی

امامت میں نماز نہیں ہوتی صاحبزادہ مرزا بشیر احمد رقم طراز ہیں:

"حضرت مسیح موعود (مرزا قادیانی) نے اس سال خدا سے علم پا کر جماعت کی تنظیم و تربیت کے متعلق دو مزید احکامات جاری فرمائے ہیں اول تو آپ نے اس بات کا اعلان فرمایا ہے کہ آئندہ کوئی احمدی کسی غیر احمدی کی امامت میں نماز ادا نہ کرے، بلکہ صرف احمدی امام کی اقتدا میں نماز ادا کی جائے۔"

(سلسلہ احمدیہ،ص:۸۴)

غیر احمدی کا جنازہ نہ پڑھو:

مرزا کا ایک بیٹا فضل احمد اپنے باپ کے دعوی نبوت کا قطعاً منکر تھا اور پوری زندگی اس دعوی کو تسلیم نہیں کیا، جس کی بنا پر مرزا صاحب نے اس کے مرنے کے بعد اس کا جنازہ نہیں پڑھا، کیونکہ وہ اپنے بیٹے کو مسلمان (قادیانی) نہیں سمجھتے تھے، مرزا بشیر الدین کہتے ہیں کہ آپ کا (مرزا) ایک بیٹا فوت ہوگیا جو آپ کی زبانی طور پر تصدیق نہیں کرتا تھا۔ (انوار خلافت،ص:۹۱)

مرزا قادیانی کی قرآن، انبیاء علیہم السلام، حدیث اور صحابہ کرام کی شان میں گستاخی:

"قرآن کریم اور مسیح موعود کے الہامات دونوں خدا تعالیٰ کے کلام ہیں دونوں میں اختلاف ہو ہی نہیں سکتا۔ اس لئے مقدم رکھنے کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا حدیث تو دسیوں راویوں کی پھیر سے ہمیں ملی ہیں اور الہامات براہ راست۔ اس لئے مرزا کا الہام مقدم ہے۔" (ارشاد مرزا محمود قادیان)

"بحث اگر کچھ ہوسکتی ہے تو وہ "ما انزل الیک من ربک" میں ہوسکتی ہے، چنانچہ قرآن شریف میں آیا ہے: "یا ایھا النبی بلغ ما انزل الیک من ربک" اور نبی کی کتاب یہی ہوتی ہے کہ ما انزل کو جمع کرلیا جائے، چونکہ مرزا صاحب سب انبیاء کے مظہر ہیں تو ان کا "ما انزل الیہ من ربہ" بہ برکت حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم وقرآن شریف اس قدر زیادہ ہے کہ کسی نبی کے "ما انزل الیہ" سے کم نہیں بلکہ اکثر سے زیادہ ہوگا فالحمد للہ! حضرت مرزا صاحب کا ایک لحاظ سے صاحب کتاب ہونا ثابت ہوگیا۔"

(تذکرہ مجموعہ الہامات،ص:۴۲۵)

حدیث شریف کی تحقیر

قرآن پاک کے بعد یعنی اللہ تعالیٰ کے کلام کے بعد اس کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا درجہ ہے، کیونکہ شریعت مقدسہ کے متعلق اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم جو بات کرتے ہیں وہ اپنے ہوا (نفس) سے نہیں کرتے بلکہ قرآن میں ہے: "وما ینطق عن الھوی ان ھو الا وحی یوحی۔" (النجم:۳،۴)

جھوٹی احادیث بھی لوگوں نے بنائیں مگر خدا تعالیٰ محدثین اور علماء اسماء الرجال کو یعنی احادیث مدون کرنے والوں کو بہترین جزا عطا فرمائے کہ انہوں نے جھوٹی اور صحیح احادیث کو الگ الگ کرنے میں اتنی چھان بین، محنت اور عرق ریزی کی ہے کہ انسانی طاقت اس سے زیادہ کی متحمل نہیں ہوسکتی، الحمد للہ! اب امت کے سامنے صحیح احادیث کا ذخیرہ موجود ہے اور صحیح احادیث کے راویوں میں ثقاہت کی کمی تھی ان کی نشاندہی کردی گئی، لیکن ان کمزور اور ضعیف احادیث کے متعلق بھی بات کرتے وقت ادب کا دامن کسی نے نہیں چھوڑا۔ احادیث کی صحت یا عدم صحت یا مراد رسول بیان کرنے میں علماء اسلام نے بہت بحث ومباحثہ کیا، لیکن مرزا غلام احمد قادیانی احادیث کے متعلق غلیظ الفاظ کے ساتھ یوں کہتا ہے:

"جو شخص حکم ہوکر آیا ہے اس کو اختیار ہے کہ حدیثوں کے ذخیرے میں جس انبار کو چاہے خدا سے علم پا کر قبول کرلے اور جس ڈھیر کو چاہے خدا سے علم پا کر رد کرلے۔"

(تحفہ گولڑویہ،ص:۳۰، روحانی خزائن،ص:۱۴۰)

دوسری جگہ مرزا غلام احمد قادیانی لکھتا ہے:

"میرے اس دعوی کی بنیاد احادیث نہیں بلکہ قرآن ہے اور وحی ہے جو مجھ پر نازل ہوئی، ہاں تائیدی طور پر ہم وہ حدیثیں بھی پیش کرتے ہیں جو قرآن شریف کے مطابق ہیں اور میری وحی کے معارض نہیں اور دوسری حدیثوں کو ہم ردی کی طرح پھینک دیتے ہیں۔" (اعجاز احمدی،ص:۳۰)

مرزا قادیانی کا حدیث صحیحہ اور حضرت عیسیٰ ابن مریم پر طنز کرنا:

ایک صحیح حدیث جس پر ساری دنیائے اسلام ایمان لائے ہوئے ہیں کہ قرب قیامت حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا نزول ہوگا، اس صحیح قول رسول کے ساتھ مرزا طنزیہ طور پر کہتا ہے:

"صرف ضعیف اور متناقض اور رکیک روایتوں سے کام نہیں چل سکتا، سو یہ امید مت رکھو کہ سچ مچ درحقیقت تمام دنیا کو حضرت مسیح ابن مریم آسمان سے فرشتوں کے ساتھ اترتے ہوئے دکھائی دیں گے، اگر اسی شرط میں پیشگوئی کے ساتھ ایمان لاتا ہے تو پھر حقیقت معلوم ہو، اتر چکے ہیں تم ایمان لا چکے ایسا نہ ہو کہ کسی غبارہ پر چڑھنے والے اور پھر تمہارے سامنے اترنے والے کے دھوکے میں آجاؤ، ہوشیار رہنا، آئندہ اپنے اس جمے ہوئے کسی ایسے اترنے والے کو ابن مریم سمجھ بیٹھنا۔"

(ازالہ اوہام،ص:۴۸۳)

(جاری ہے)

تجر چانگ کی ڈائری

مدرسہ عربیہ خاتم النبیین کا مختصر تعارف

مولانا توصیف احمد، حیدرآباد

تجر چانگ تحصیل جمبڑ ضلع ٹنڈو الہیار کے علاقہ میں واقع ہے۔ جہاں قادیانیوں کی اکثریت آباد ہے۔ بشیر آباد، غفور آباد کے نام سے اسٹیٹ قائم ہیں۔ اردگرد بھی چھوٹے چھوٹے گاؤں قادیانیوں کے ہیں۔ یہ زمیندار اور کلیدی عہدوں پر براجمان ہیں، یہاں قادیانی کھلم کھلا تبلیغ کرتے تھے۔ اپنے اجتماعات میں مسلمانوں کو مدعو کرتے تھے۔ مقامی مسلمان دفاعی پوزیشن اور کسمپرسی کی حالت میں تھے۔

۲۰۰۷ء کے لگ بھگ قادیانیوں نے تین روزہ اجتماع منعقد کیا، اس میں مسلمانوں کو بھی دعوت دی اور سیٹلائٹ ٹی وی کے ذریعے موجودہ قادیانی سربراہ مرزا مسرور کی ہفوات سنائیں۔ ضلع ٹنڈو الہیار، میرپور خاص، حیدرآباد کے سرکردہ علماء کرام جب اس اجتماع سے آگاہ ہوئے تو ان میں تشویش کی لہر دوڑ گئی۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے ترجمان مولانا محمد علی صدیقی، مولانا راشد محبوب (امیر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ٹنڈو الہیار)، مولانا قادر بخش، مولانا محمد آصف انور، ٹنڈو آدم کے مفتی حفیظ الرحمن، مفتی مشتاق (ماتلی)، حافظ زبیر (ٹنڈو غلام علی) نے تجر چانگ کا دورہ کیا اور سڑک کے دونوں اطراف جماعت کی شکل میں گشت کیا اور علاقائی عوام الناس کو عقیدہ ختم نبوت و فتنہ قادیانیت سے آگاہ کیا۔ ظہر کے بعد جامع مسجد میں علماء کرام و عوام الناس کو مدعو کیا، بیانات ہوئے انتظامیہ میں کھلبلی مچ گئی، عاشقان مصطفی نے مطالبہ کیا کہ قادیانیوں کے سہ روزہ اجتماع کو بند کیا جائے۔ اللہ رب العزت کے کرم پر قربان جائیے کہ پہلے ہی دن ان کا پروگرام بند کروا دیا گیا۔

تجر چانگ میں مدرسہ خاتم النبیین کا سنگ بنیاد:

تجر چانگ میں مسلمانوں کا کوئی دینی مرکز نہ تھا دینی تعلیم کا نظم بھی سرے سے مفقود تھا، قادیانیوں کے پاس مسلمان بچے تعلیم حاصل کرتے، ان حالات میں وہاں کے مسلمانوں اور بچوں کے ایمان کی حفاظت کو مدنظر رکھتے ہوئے وہاں پلاٹ خریدنے کی کوشش شروع ہوئی، مسلسل تین سالہ جدوجہد کے بعد ۲۰۱۰ء میں ۳۰۰۰ مربع فٹ کا ایک پلاٹ ۱۲ لاکھ روپے میں خریدا گیا۔ جہاں مدرسہ عربیہ خاتم النبیین کا سنگ بنیاد رکھا گیا۔ سنگ بنیاد کی تقریب میں رئیس العلماء، صدر وفاق المدارس حضرت مولانا سلیم اللہ خان صاحب، مولانا حکیم محمد مظہر صاحب، شہید ختم نبوت مولانا سعید احمد جلال پوری، مولانا محمد یحییٰ لدھیانوی، مولانا قاضی احسان احمد و دیگر کئی علماء کرام شریک ہوئے۔

قادیانیوں کے پیٹ میں مروڑ ہونے لگا، لہذا انہوں نے مدرسہ پر کیس دائر کرتے ہوئے FIR کٹائی اور اپنے فرنگی آقاؤں کی ترجمانی کرتے ہوئے الزام لگایا کہ مدرسہ میں دہشت گردی کی تعلیم دی جاتی ہے، مدرسہ کی شوریٰ کے حضرات مولانا قادر بخش، مولانا حفیظ الرحمن، مولانا راشد محبوب، بھائی عبیداللہ نے تگ و دو کے بعد FIR ختم کرائی۔ اس کے بعد مدرسہ کا تعمیراتی کام شروع ہوا، ۱۹ اپریل ۲۰۱۱ء بروز منگل صبح ۹ بجے پہلی ختم نبوت کانفرنس ہوئی۔ جس میں خصوصی شفقت کا اظہار کرتے ہوئے حضرت مولانا سلیم اللہ خان صاحب، مولانا مفتی عبدالرؤف سکھروی، مولانا عبدالغفور قاسمی، مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی، مولانا حکیم محمد مظہر صاحب، علامہ احمد میاں حمادی صاحب تشریف لائے۔ یوں رب کریم کے فضل سے مدرسہ کی داغ بیل ڈالی گئی جو الحمدللہ! آج بھی بہترین کام کر رہا ہے، اس کے ساتھ ساتھ ہر سال یہاں ختم نبوت کانفرنس منعقد ہو رہی ہے۔ اس سال ختم نبوت کانفرنس ۶ مارچ ۲۰۱۵ء کو منعقد ہوئی۔ اب تک جملہ کانفرنسز میں مذکورہ بالا علماء کرام کے علاوہ مولانا عزیز الرحمن جالندھری، مولانا اللہ وسایا، مولانا محمد عیسیٰ سموں، مولانا محمد اعجاز مصطفی، مولانا محمد سلیم شہداد پور، قاری عبدالرشید شہداد پور تشریف لا چکے ہیں۔

مدرسہ کا تعلیمی آغاز:

۲۰۱۱ء میں ابتدائی تعلیم کا آغاز ہوا تقریباً ۲۰ طلباء داخل ہوئے، ہر سال طلباء کی تعداد برابر بڑھتی چلی جا رہی ہے اس وقت بحمدہ تعالیٰ ۹۰ طلباء رہائشی، ۴ اساتذہ کرام اور دیگر عملہ مصروف عمل ہیں۔ پہلی منزل میں ہال نما دو درسگاہیں، دفتر، باورچی خانہ، اسٹور قائم کیے گئے۔ طلباء کی بڑھتی ہوئی تعداد کو مدنظر رکھتے ہوئے دوسری منزل تعمیر کی اس میں تین ہال ہیں، مدرسہ میں علاقہ کے عوام الناس کے لئے ختم نبوت تربیتی نشست کا بھی انعقاد کیا جاتا ہے۔

مدرسہ ہذا اکابرین امت کی توجہات کا مرکز ہے:

مدرسہ عربیہ خاتم النبیین عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کی سرپرستی میں چل رہا ہے حضرت مولانا سلیم اللہ خان صاحب، مولانا عزیز الرحمن جالندھری، مولانا اللہ وسایا، مولانا حکیم محمد مظہر، مولانا محمد سلیم شہداد پور اور دیگر اکابرین ملت مدرسہ کی خیر خبر لیتے رہتے ہیں اور ادارہ کے لئے دعا گو رہتے ہیں۔ ایک مرتبہ حضرت مولانا سلیم اللہ خان صاحب تھرپارکر جا رہے تھے، از خود تجر چانگ

تشریف لائے اور دعا فرمائی اسی طرح ولی کامل حضرت خواجہ خلیل احمد مدظلہ ماتلی کے پروگرام میں تشریف لائے وہاں سے تجر چانگ مدرسہ خاتم النبیین میں تشریف لائے، مدرسہ دیکھا اور خوب دعا فرمائی۔

تجر چانگ میں مدرسہ کی خیر و برکت اور اس کا فیض:

قارئین کرام! اس وقت تک الحمدللہ! پانچ طلبا نے حفظ مکمل کیا ہے اور ۴ خاندانوں کے ۲۸ افراد قادیانیت ترک کرکے مسلمان ہوچکے ہیں جن میں تجر چانگ کے دو خاندان، غفورآباد اسٹیٹ اور دمبالو کا ایک ایک خاندان شامل ہے پہلے مسلمان قادیانیوں کے چنگل میں پھنسے ہوئے اور ظلم کی تصویر بنے ہوئے تھے۔ اب مدرسہ کی برکت سے مقامی مسلمانوں کو جینے کا حوصلہ ملا ہے۔ قادیانیت منہ چھپائے پھر رہی ہے۔ مدرسہ میں نئے داخلہ کے لئے طلباء، کانفرنس میں شرکاء، تربیتی نشست میں علاقائی افراد کی تعداد دن بدن، سال بہ سال بڑھتی چلی جارہی ہے جس کی بنیاد پر تعمیراتی کام میں اضافہ ہونا ناگزیر ہوگیا ہے۔ مولانا محمد بلال (فاضل جامعہ صدیق اکبر ٹنڈو الہیار) مدرسہ ہذا کے مہتمم ہیں جبکہ مدرسہ کی انتظامی کمیٹی میں حضرت مولانا مفتی حفیظ الرحمن ٹنڈو آدم، مولانا راشد محبوب، مفتی محمد عرفان، مولانا قادر بخش، بھائی عبیداللہ شامل ہیں، اور مبلغ ختم نبوت مولانا محمد علی صدیقی بھی گاہے گاہے مدرسہ کی انتظامیہ اور مولانا بلال سے رابطہ میں رہتے ہیں اور ضروری مشوروں سے نوازتے ہیں۔

اللہ پاک ادارہ کو دینی تعلیمات میں ترقیات سے سرفراز فرمائے، اہل علاقہ کو مدرسہ کی طرف متوجہ ہوکر اپنے بچوں کو علم دین سے آراستہ کرنے کی توفیق نصیب فرمائے۔ رب کریم ادارہ کی مالی ضروریات کو اپنے غیب کے خزانہ سے بعافیت مکمل فرمائے۔ آمین۔ ☆☆

اشعارِ ختم نبوت

انتخاب: مولانا ڈاکٹر محمد الیاس فیصل، مدینہ منورہ

ختم رُسل سردار دو عالم ﷺ
اشرف، انور، افضل و اکرم
شمع رُسل بھی ہادیٔ کل بھی
فخر بشر بھی ختم رُسل بھی
(حامد حسن قادری)

احمد مجتبیٰ شفیع امم ﷺ
معتبر و بہتر بنی آدم
سرور انبیاء ختم رُسل
جس کی خاطر بنے یہ جز و کل
(شاہ حسین حقیقت)

قضا دائیں قدر بائیں جلو میں
یقیں کا سوز پیشانی کی ضو میں
بہ حسن رحمۃ للعالمینی
سریر آرائے ختم المرسلینی
(نفیس خلیلی)

تو کہاں اے دل، کہاں نعت رسولؐ
ہو گیا ہے رحمت حق کا نزول
صاحب معراج اور ختم رُسل
تابع فرمان جن کے جز و کل
(میر محبوب علی لائق)

سکہ رائج جب سے دین مصطفیٰ کا ہوگیا
غلغلہ ساری خدائی میں خدا کا ہو گیا
اول بعثت میں ختم الانبیاء پایا لقب
رتبہ حاصل ابتدا میں انتہا کا ہو گیا
(امیر مینائی)

مطاع آدم و انجم، متاع لوح و قلم
نشانِ راہ ہدایت ہیں جن کے نقش قدم
وہ عبدہٗ و رسولہٗ وہ اسمہٗ احمد
کتاب و حکم و نبوت کا خاتم و خاتَم
(عبدالعزیز خالد)

دہر میں اس کا وجود رحمت عالم تمام
جس سے عرب کی زمیں ہوگئی عنبر فشاں
سر پہ سجایا گیا، ختم نبوت کا تاج
اور ودیعت ہوئے لشکر و تخت و نشاں
(علیم ناصری)

محمد نبی ﷺ سرور اولیاء
نبیاں مرسلاں پر شفاعت کیا
محمد نبی ﷺ خاتم الانبیاء
شرف جس تیں حق جگ میں ہمنا دیا
(ملا غواصی دکنی)

رہے نامور سیّد المرسلین ﷺ
کہ آخر ہے وے شافع المذنبین
ترا خاتم اے خاتم الانبیاء
رسالت کے عرفاں پر سکہ کیا
(ملا نصرتی)

نبی کون یعنی رسول کریم ﷺ
نبوت کے دریا کا دُر یتیم
نبوت جو کی حق نے اس پر تمام
رکھا اشرف الناس خیر الانام
(میر حسن دہلوی)

سیّد الکونین ختم المرسلین
پیشوائے اولین و آخریں
مرتضیٰ و مجتبیٰ و مصطفیٰ
جن و انس و بحر و بر کے رہنما
(نصیر الدین جالندھری)

محفل حسن قرأۃ اور حمد و نعت

رپورٹ: مولانا عبدالرؤف

کراچی..... عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت حلقہ دہلی کالونی کے زیر اہتمام ہر سال شب براءۃ کے موقع پر جامع مسجد شمیم دہلی کالونی میں محفل حسن قرأۃ اور حمد و نعت کا انعقاد ہوتا ہے۔ چنانچہ اس سال بھی حسب معمول مورخہ ۲؍جون ۲۰۱۵ء بمطابق ۱۴؍شعبان المعظم ۱۴۳۶ھ بروز منگل بعد نماز عشاء یہ پروگرام حضرت مولانا محمد اعجاز مصطفیٰ امیر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کراچی کی زیر صدارت شروع ہوا۔ نقابت کے فرائض ضلع ملیر کے مبلغ مولانا محمد اسحاق مصطفیٰ نے سرانجام دیئے۔ ابتدائی گفتگو عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی مبلغ مولانا قاضی احسان احمد نے کی۔ انہوں نے کہا کہ قرآن کریم اللہ تعالیٰ کی آخری کتاب ہے اور اس کتاب کو اللہ تعالیٰ نے انسانیت کی رشد و ہدایت کے لئے اتارا ہے جن لوگوں نے قرآن کریم کو اپنی زندگی کا اوڑھنا بچھونا بنالیا تھا ان کو اللہ تعالیٰ نے دنیا ہی میں سرخرو فرمایا اور انشاء اللہ آخرت میں بھی ان کے لئے بڑا اجر ہے۔

اس قرآن کریم کی حفاظت کا ذمہ بھی اللہ تعالیٰ نے خود لیا ہے فرمایا: ’’انا نحن نزلنا الذکر وانا لہ لحافظون‘‘... اس قرآن کریم کو ہم نے ہی اتارا اور ہم ہی اس کی حفاظت کرنے والے ہیں... اور اللہ تعالیٰ نے آج تک اس کے الفاظ کی بھی حفاظت کی ہے اور معانی کی بھی اور منشاء الٰہی کے مطابق یہ اسی طرح اپنی اصلی حالت میں باقی رہے گا، چھوٹے چھوٹے معصوم بچوں کے ذریعہ اس کے الفاظ کی حفاظت کی اور بڑے بڑے مفسرین کے ذریعہ اس کے معانی اور مطالب کی حفاظت کی۔ قرآن کریم کے علاوہ دنیا میں کوئی ایسی کتاب نہیں ہے جو ایک معصوم بچہ مکمل حرکات وسکنات کے ساتھ ازبر یاد کرلے۔ یہ قرآن کریم اللہ تعالیٰ کی آخری کتاب ہے اور اللہ تعالیٰ کے آخری پیغمبر حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل ہوئی جس طرح قرآن کریم کے بعد کوئی اور آسمانی کتاب نازل نہیں ہوسکی، اسی طرح آپ علیہ السلام کے بعد کسی قسم کا کوئی نیا نبی بھی پیدا نہیں ہوسکتا۔ یہ پوری امت مسلمہ کا عقیدہ ہے اور ہر مسلمان کو اس عقیدہ کے اوپر ایمان رکھنا ضروری ہے۔

پروگرام کا باقاعدہ آغاز حضرت قاری جعفر طیار کی تلاوت سے ہوا۔ تلاوت کے بعد شمیم مسجد کے ساتھی محمد وسیم نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں ہدیہ نعت پیش کیا۔ بعدازاں حضرت قاری محمد مظہر فرید (لاہور) نے تلاوت کی۔ قاری صاحب کی تلاوت کے بعد عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے محب اور مہربان مولانا شفیع الرحمن امام و خطیب جامع مسجد عثمان غنی نے ’’عظمت قرآن کریم اور ختم نبوت‘‘ کے موضوع پر مدلل اور پرمغز خطاب کیا۔ مولانا نے کہا کہ قرآن کریم کی صدا پوری دنیا میں لگ رہی ہے۔ قرآن کریم اپنی حقانیت کل روئے زمین پر منوا کر رہے گا اور آخر دنیا نے دیکھ لیا کہ اللہ کے آخری نبی کا آخری دین، اللہ کی آخری وحی دن بدن پوری دنیا میں پھیل رہی ہے اور پھیلتی ہی رہے گی۔ اس کو کوئی روک نہیں سکتا، یہ روشنی پھیلنے کے لئے آئی ہے نہ کہ ایک جگہ رکنے اور بند ہونے کے لئے آئی ہے۔

حضرت مولانا کے بیان کے بعد قاری محمد ابوبکر حیات (تلہ گنگ) نے تلاوت کی اور پھر استاذ القراء حضرت قاری احمد میاں تھانوی صاحب دارالعلوم اسلامیہ کامران لاہور نے اپنی پرسوز آواز میں تلاوت کلام پاک پیش کی۔ حضرت قاری صاحب کی تلاوت کے بعد حافظ عبداللہ عبدالقادر نے بارگاہ رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم میں ہدیہ نعت پیش کیا۔ حضرت مولانا قاضی احسان احمد نے عظمت قرآن کریم اور عقیدۂ ختم نبوت کے موضوع پر تفصیلی خطاب فرمایا اور اپنے خطاب میں کہا کہ قرآن قرآن کریم اللہ رب العزت کا پاک کلام ہے جو رب کریم نے اپنے آخری نبی حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل فرمایا۔ قرآن کریم نے جہاں ہمیں نماز، روزہ، حج، زکوٰۃ و دیگر عبادات کا حکم دیا ہے وہاں پر ایمان کامل کو اس کی بنیاد قرار دیا ہے، اللہ کی ذات پر ایمان، رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت و رسالت پر یقین اور آپ کے خاتم النبیین ہونے پر ایمان لانا، حضرات صحابہ کرامؓ کی تقدیس وتطہیر کو ماننا، حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم کی گھر والیوں یعنی امہات المومنین کی طہارت پر کامل ایمان لانے کا حکم فرمایا ہے۔

اس مبارک محفل میں حضرت مولانا محمد اعجاز مصطفیٰ صاحب نے بیان کرتے ہوئے فرمایا کہ مجھے تین باتیں کرنی ہیں:

① ہمیں یہاں بیٹھنے پر کیا مل رہا ہے؟

انہوں نے کہا کہ حدیث مبارکہ کے مطابق کہ کرۂ ارض پر اللہ تعالیٰ کے نزدیک سب سے بہترین

جگہیں مساجد ہیں۔ یہاں انوارات اور رحمتوں کی بارش برستی ہے اور ہم بڑے خوش قسمت ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں انوارات اور رحمتوں کو سمیٹنے کے لئے یہاں جمع فرمادیا ہے۔

۲ عقیدۂ ختم نبوت پر ایمان، ہم سب مسلمانوں کا عقیدہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر نبوت کا دروازہ بند کردیا ہے اور اس عقیدہ پر ایمان لائے بغیر کوئی شخص مسلمان نہیں کہلاسکتا، جو حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو اللہ کا آخری نبی نہ مانے وہ دائرہ اسلام سے خارج ہے۔

۳ ہمیں کیا کرنا چاہیے؟ اب ہمارا فرض بنتا ہے کہ ہم ختم نبوت کے اس عقیدہ کو زیادہ سے زیادہ عام کریں تاکہ ہر مسلمان کے دل و دماغ پر یہ بات نقش ہوجائے اور وہ کسی جھوٹے کے جال میں نہ پھنسے۔

حضرت امیر مدظلہ کے بیان کے بعد قاری عبدالرحمن ملتان کی تلاوت اور حافظ امان اللہ قاضی صاحب کی نعت ہوئی اور پھر آخری تلاوت حضرت قاری محمد ادریس آصف نے کی۔ قاری صاحب کی تلاوت سے پہلے پاکستان کے مشہور و معروف نعت خواں مولانا حافظ محمد اشفاق صاحب نے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ رسالت میں نعت شریف کا ہدیہ پیش کیا اور آخر میں حضرت قاری محمد ادریس آصف صاحب کی دعا پر اس بابرکت تقریب کا اختتام ہوا۔ رب کریم تمام احباب خصوصاً حلقہ دہلی کالونی کے رفقاء کو بہت جزائے خیر نصیب فرمائے، جنہوں نے اس بابرکت محفل کا انتظام کیا اسی طرح اہل علاقہ کو رب کریم کے حضور لمبی حاضری کا موقع میسر آیا۔ اللہ تعالیٰ تمام حاضرین کی حاضری کو قبول فرما کر سعادت دارین نصیب فرمائے۔ آمین۔ ☆☆

بقیہ: ...... حضرت عائشہؓ

حضرت ابوبکرؓ کی خواہش تھی جس بچی کو انہوں نے زیور دین سے آراستہ کیا ہے، اسے آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کی رفاقت کامل بنادے اور وہ آپ کے خانۂ اطہر میں کنیز بن کر رہائش پذیر ہوجائیں، یہی وجہ تھی کہ انہوں نے بذات خود خولہ بنت حکیم کے ذریعے آپ کو پیغام بھیجا تھا، نکاح پہلے ہوا تھا اور رخصتی ہجرت مدینہ کے بعد سن اہجری میں عمل میں آئی تھی اس نکاح سے اس رسم کا بھی خاتمہ ہوا تھا کہ منہ بولے بھائی کی بیٹی سے شادی جائز نہیں۔

حضرت عائشہؓ کی فضیلت کا سب سے بڑا ثبوت یہ ہے کہ خدائے بزرگ و برتر نے خود ان کی پاک دامنی اور پاکیزگی کی گواہی دی، اس کا قرآن شاہد ہے اور وحی کے ذریعے حضرت عائشہؓ کی برأت ہوئی (ایک ایسا اذیت ناک واقعہ گزرا ہے جو طوالت کی وجہ سے یہاں درج نہیں کیا جاسکتا) کچھ لوگوں نے حضرت عائشہؓ پر تہمت لگائی تھی جس سے نہ صرف حضرت عائشہؓ کو صدمہ پہنچا تھا بلکہ رسول خدا کا بھی قلب و ذہن متاثر ہوا تھا اور آپ اللہ تعالیٰ کی جانب سے حضرت عائشہؓ کی برأت کے منتظر تھے۔

علمی حیثیت سے حضرت عائشہؓ کو نہ صرف عورتوں پر بلکہ چند صحابہ کرامؓ کو چھوڑ کر تمام صحابہ کرامؓ پر فوقیت حاصل تھی، ان کا شمار مجتہدین صحابہؓ میں ہے، حضرت ابوبکر صدیقؓ، حضرت عمرؓ اور حضرت عثمانؓ کے زمانے میں فتویٰ دیتی تھیں، اس طرح حضرت عائشہؓ مکثرین صحابہؓ میں داخل ہیں، ان سے ۲۲۱۰ احادیث مروی ہیں

علمی حیثیت سے حضرت عائشہؓ کو نہ صرف عورتوں پر بلکہ چند صحابہ کرامؓ کو چھوڑ کر تمام صحابہ کرامؓ پر فوقیت حاصل تھی، ان کا شمار مجتہدین صحابہؓ میں ہے، حضرت ابوبکر صدیقؓ، حضرت عمرؓ اور حضرت عثمانؓ کے زمانے میں فتویٰ دیتی تھیں، اس طرح حضرت عائشہؓ مکثرین صحابہؓ میں داخل ہیں، ان سے ۲۲۱۰ احادیث مروی ہیں، جن میں ۱۷۴ احادیث پر شیخین نے اتفاق کیا۔ امام بخاریؒ نے منفرداً ان سے ۵۴ احادیث روایات کی ہیں، ۶۸ احادیث میں امام مسلمؒ منفرد ہیں، بعض لوگوں کا قول ہے کہ احکام شرعیہ میں ایک چوتھائی ان سے منقول ہیں، ترمذی میں ہے کہ صحابہ کرامؓ کے سامنے جب کوئی مشکل سوال آجاتا تو اس کو حضرت عائشہؓ ہی حل کرتیں، ان کے شاگردوں کا بیان ہے کہ ہم نے ان سے زیادہ خوش تقریر نہیں دیکھا، تفسیر، حدیث، اسرار شریعت، خطابت اور ادب و انساب میں ان کو کمال تھا، شعراء کے بڑے بڑے قصیدے انہیں زبانی یاد تھے۔

اس میں قطعی شک نہیں کہ اگر حضرت عائشہؓ رسول خدا کی رفیقۂ حیات نہ ہوتیں اور آپ کی وفات کے بعد ۴۸ سال تک بقید حیات نہ رہتیں تو مسلمان آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کی نجی زندگی کے حالات، واقعات اور معاملات سے بے بہرہ رہ جاتے۔

☆☆......☆☆

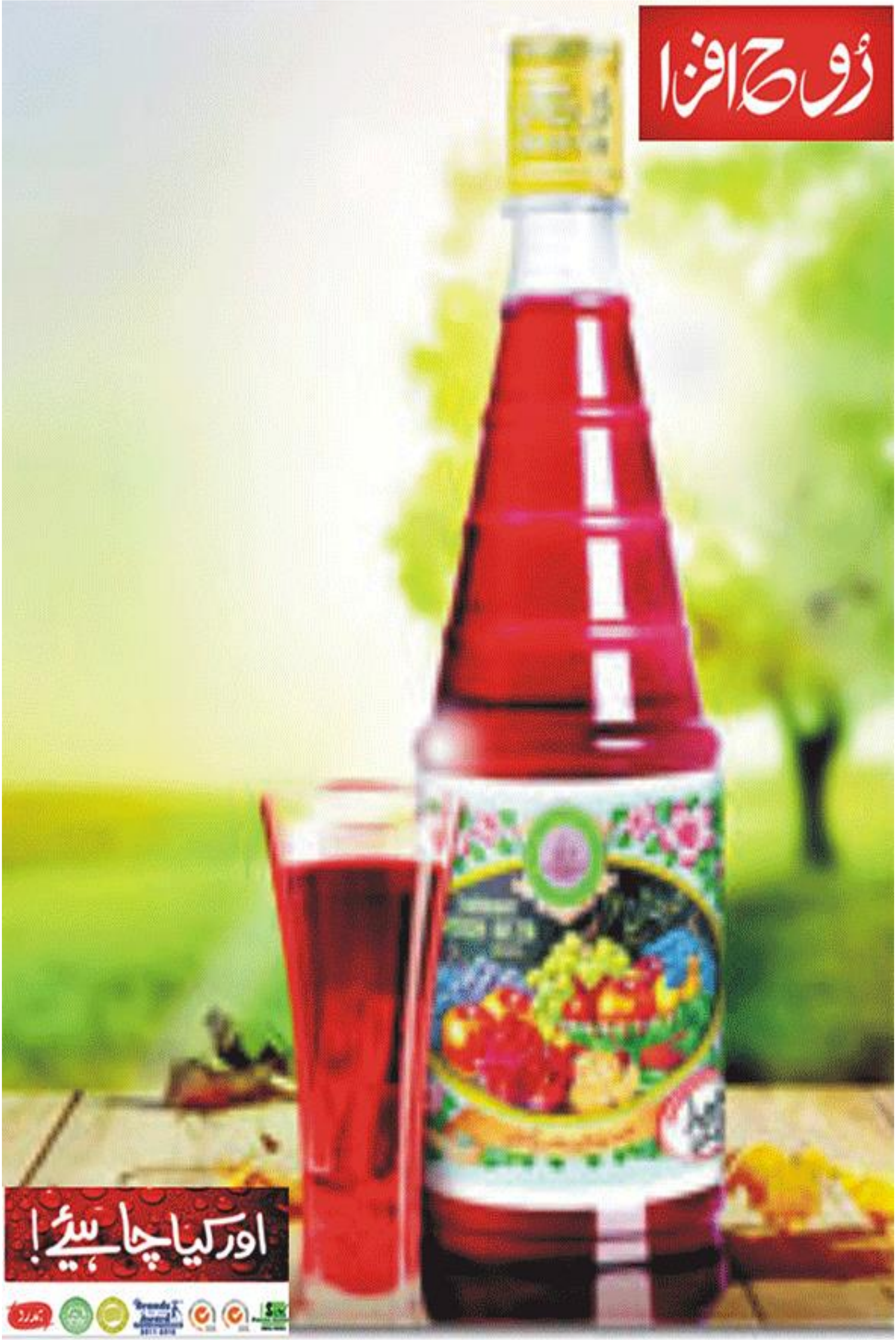
رُوح افزا
اور کیا چاہیئے!

تحریکِ ختم نبوت..... آغاز سے کامیابی تک

قسط:۳۳

مسعود ساحر

جہاں تک مختلف فرقوں کے ایک دوسرے پر کفر کے الزام کا تعلق ہے، علامہ اقبال کہتے ہیں: ''کفر کے مسئلے پر فیصلہ صادر کرنا کہ فلاں شخص دائرے کے اندر ہے یا باہر اور وہ بھی ایسے مذہبی معاشرے کے اندر جو اتنے سادہ مسائل پر مبنی ہو، جب ہی ممکن ہے جب منکر ان دونوں یا ان میں سے ایک سے انکار کردے۔''

اسلام کی تاریخ میں ایسا وقوعہ شاذ و نادر ہی ہوا ہے، یہی وجہ ہے کہ مسلمانوں کے جذبات بھڑک اٹھتے ہیں، اگر اس نوعیت کی بغاوت ہو۔ یہی وجہ ہے کہ ایران میں بہائیوں کے خلاف مسلمانوں کے احساسات شدید ہوگئے اور اسی وجہ سے قادیانیوں کے خلاف مسلمانوں کے جذبات اتنے شدید ہوئے۔ اس حوالے سے علامہ اقبالؒ کے ایک اور قول سے اقتباس پیش کروں گا۔

''ایک رکن پارلیمنٹ: مغرب کی نماز کا وقت ہوگیا ہے۔''

اٹارنی جنرل: ''بس یہ اقتباس پڑھ لوں۔ علامہ اقبالؒ فرماتے ہیں: یہ بات درست ہے کہ مسلمان فرقوں کے مابین اختلافی نکات کی وجہ سے ایک دوسرے پر کفر کی الزام تراشی خاصی کچھ عام سی رہی ہے، لفظ کفر کے اس قدر بے شعوری استعمال پر خواہ وہ کوئی چھوٹا موٹا دینیاتی اختلافی مسئلہ ہو یا کوئی حد درجہ کا کفریہ معاملہ، جو اس شخص کو حدود اسلام سے خارج کردے۔ بہرحال اس صورت حال پر ہمارے تعلیم یافتہ مسلمان جنہیں اسلامی فقہی اختلاف کی سرگزشت سے قطعاً کوئی واقفیت نہیں، وہ اس اختلاف میں امت مسلمہ کی سماجی اور سیاسی تار و پود کی ریخت کے آثار دیکھتے ہیں، ان لوگوں کا یہ خیال سراسر غلط ہے۔ مسلم فقہ کی تاریخ شاہد ہے کہ چھوٹے اختلافی نکات کی بنا پر کفر کا الزام دینا کسی انتشاری نہیں، بلکہ اتحادی قوت کا سبب بنی ہے۔ دینی ادراک کو واقعتاً مرکب بنا کر زود رفتاری فراہم کررہی ہے۔''

پھر علامہ اقبالؒ مغرب کے اسی پروفیسر مرگراونجی کا قول پیش کرتے ہیں:

''جب ہم تاریخ کا مطالعہ کرتے ہیں تو پتہ چلتا ہے کہ ہر دوسرے فقہاء انتہائی معمولی سی تحریک پر جوش میں آکر ایک دوسرے کو برا بھلا کہتے ہیں کہ کفر کے فتویٰ تک لگاتے ہیں، مگر دوسری طرف یہی لوگ اپنے مقاصد کے تحت زیادہ سے زیادہ اتحاد کے لئے اپنے پیشروؤں کے باہمی تنازعات میں ہم آہنگی کی کوشش میں لگ جاتے ہیں۔''

پھر علامہ اقبالؒ فرماتے ہیں: ''فقہ کا طالب علم جانتا ہے کہ آئمہ فقہ اس قسم کے کفر کو فنی اصطلاح میں کفر کمتر از کفر سے موسوم کرتے ہیں، یعنی اس طرح کا کفر مجرم کو دائرہ اسلام سے خارج نہیں کرتا۔''

جناب والا! اگر میں کمیٹی کو زیادہ زیر بار نہیں کررہا تو اس مسئلے کا ذکر کرتے ہوئے علامہ اقبالؒ کا ایک اور حوالہ دینا ضروری سمجھتا ہوں، کیونکہ مرزا ناصر نے کہا تھا کہ اگر احمدی یا قادیانیوں کے خلاف کارروائی کرتے ہیں تو پھر اس کے بعد بیشتر حضرات آغا خانیوں اور دیگر فرقوں کے خلاف بھی کارروائی کرنا پڑے گی۔ پنڈت نہرو نے بھی ایسا ہی سوال اٹھایا تھا، اس نے کہا تھا کہ ''اگر آپ قادیانیوں کی مذمت کرتے ہیں تو پھر آپ کو ایسی ہی مذمت آغا خانیوں کی بھی کرنی ہوگی۔'' علامہ اقبالؒ کا حوالہ دینے کے سوا اس سوال کا میرے پاس بہتر جواب نہیں ہے۔

قادیانی مسئلے پر خصوصی کمیٹی میں اپنے خطاب کو جاری رکھتے ہوئے اٹارنی جنرل نے حضرت علامہ اقبالؒ کے قول کا اقتباس پیش کیا: علامہ اقبالؒ فرماتے ہیں: ''ہز ہائی نس آغا خان کے متعلق ایک آدھ لفظ اور پنڈت نہرو نے آغا خان پر جو حملہ کیا ہے، اس کو سمجھنا میرے لئے مشکل ہے، شاید ان (نہرو) کا خیال ہے کہ قادیانی اور اسماعیلی ایک ہی زمرے میں آتے ہیں، شاید وہ (نہرو) جانتے نہیں کہ اسماعیلی دینی مسائل کی خواہ کچھ بھی تعبیر کریں، اسلام کے بنیادی اصولوں پر ان کا ایمان ہے۔ یہ درست ہے کہ وہ عقیدۂ ''حاضر امام'' کو ماننے والے ہیں، لیکن ان کے امام پر وحی کا نزول نہیں ہوتا، وہ صرف اسلامی قانون کی شرح کرنے والا ہوتا ہے۔ یہ صرف چند دنوں کی بات ہے کہ الہ آباد سے شائع ہونے والے ''اسٹارز'' کے مطابق ہز ہائی نس آغا خان نے اپنے پیروکاروں کو خطاب کرتے ہوئے کہا: ''گواہ رہو کہ اللہ ایک ہے، محمدؐ رسول ہیں، قرآن اللہ کی کتاب ہے، کعبہ تمام مسلمانوں کا قبلہ ہے، آپ مسلمان ہیں اور مسلمانوں سے مل کر رہیں۔ مسلمانوں کو السلام علیکم کہہ کر خوش آمدید کہیں، اپنے بچوں کے اسلامی نام رکھیں۔ مسلمانوں کے ساتھ مسجدوں میں باجماعت نماز ادا کریں، روزے باقاعدگی سے رکھیں، اپنی شادی نکاح اسلامی قانون کے مطابق کریں، تمام مسلمانوں کو اپنا بھائی سمجھیں۔'' پھر علامہ اقبالؒ کہتے ہیں کہ: ''اب یہ پنڈت نہرو فیصلہ کریں کہ آغا خان اسلامی یکجہتی کی نمائندگی کرتے ہیں یا نہیں؟'' اس موقع پر نماز مغرب کے لئے اجلاس ملتوی ہوگیا۔

دوبارہ اجلاس کے آغاز میں چیئرمین صاحبزادہ فاروق علی خان نے کہا کہ: ''اٹارنی جنرل کی بحث ختم ہوجائے تو آج رات ہم کارروائی مکمل کرلیں گے، ورنہ کل صبح اجلاس ہوگا، اگر آج رات کام باقی رہ گیا تب ہم

بطور خصوصی کمیٹی ڈھائی بجے دن تک اجلاس کریں گے اور ساڑھے چار بجے بطور قومی اسمبلی اجلاس کریں گے۔ یہ بات طے ہو چکی کہ کل فیصلہ کریں گے، بس چوبیس گھنٹے کی بات ہے۔ قومی اسمبلی کے اجلاس کے حوالے سے چیئرمین نے واضح کیا کہ صرف ارکان اسمبلی کے خاندان کے افراد ہی کو اسٹیٹ بینک بلڈنگ میں داخلے کے لئے پاس جاری کئے جائیں گے۔ مجھے امید ہے کہ ارکان کو ناگوار نہ ہوگا، اسمبلی کے اندر داخلے کے بارے میں قواعد پر سختی سے عمل ہوگا، نہ صرف اسمبلی کے اندر بلکہ گیلری اور دوسری جگہوں پر بھی ایسا ہی ہوگا، کل چار بجے کے بعد کسی شخص کو پاس کے بغیر گیٹ نمبر ۳ اور ۴ سے داخل ہونے کی قطعاً اجازت نہیں ہوگی۔“

اٹارنی جنرل نے اپنی معروضات جاری رکھتے ہوئے کہا کہ مرزا غلام احمد نے پہلے امتی نبی ہونے کا دعویٰ کیا، پھر اس نے دعویٰ کیا کہ وہ ایسا نبی ہے، جس کا اپنا قانون (شریعت) ہے، ایک وحی کا ذکر کرتے ہوئے اس نے کہا کہ اس کے پاس خدائی احکامات ہیں، جن میں امر و نہی شامل ہیں۔ یہ بات صرف مرزا غلام احمد نے ہی نہیں کہی بلکہ اس کا بیٹا محمود اپنی کتاب ”احمدیت یا سچا اسلام“ میں لکھتا ہے کہ مرزا غلام احمد نے اپنے ماننے والوں کے لئے ضابطۂ حیات کا مکمل ذخیرہ چھوڑا ہے۔ اس کی کتاب "Ahmadiat or True Islam" میں لکھا ہے: ”میں ابھی ابھی بتاؤں گا کہ اس (مرزا غلام احمد) نے ہمارے لئے اخلاقیات اور ضابطۂ حیات کا مکمل ذخیرہ چھوڑا ہے۔ تمام ذی عقل انسانوں کو یہ ماننا پڑے گا کہ ان پر عمل کرنے سے ہی مسیح موعود کی آمد کے مقاصد کی تکمیل ہو سکتی ہے۔“ ہر مسلمان کا ایمان ہے کہ صرف قرآن ہی مکمل ضابطۂ حیات ہے، مگر پھر ایک اور نبی آ جاتا ہے جو کہ بغیر شریعت امتی نبی ہونے کا دعویدار ہے اور اپنے پیروکاروں کے لئے اک مکمل ضابطۂ حیات چھوڑ جاتا ہے، پھر مرزا غلام احمد مزید بلند اور بہتر ہونے کا دعویٰ کرتا ہے۔ میں تفصیل میں جائے بغیر بس ریکارڈ سے ایک دو باتوں کا ذکر کروں گا۔ مرزا غلام احمد نے کہا کہ: ”نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے دور میں اسلام کی مثال پہلی رات کے چاند کی مانند تھی، مگر مسیح موعود کے دور میں اس کی مثال بدر کامل (چودھویں کے چاند) جیسی ہے۔“ میں سمجھتا ہوں کہ ایوان کی جانب سے میں نے مرزا ناصر احمد کو اس بات کی وضاحت کرنے کا پورا موقع دیا، لیکن وہ بالکل ناکام رہا۔ شروع میں اس نے جواب دیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے دور میں اسلام صرف عرب تک محدود تھا، پھر اس نے (مرزا ناصر) نے پینترا بدلا اور کہا کہ نبی کریم کا ہی دور ہے اور ابدالآباد تک رہے گا۔ اس کے بعد کہا کہ مرزا غلام احمد کے دور میں اسلام یورپ کے کئی ممالک میں پھیل گیا تھا۔ جب میں نے کہا کہ اس زمانے میں کوئی غیر مسلم نہیں ہونا چاہئے تھا۔ اس پر مرزا ناصر نے کہا کہ نہیں، یہ زمانہ دو تین سو سال تک حاوی ہے۔ جہاں تک حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے کا تعلق ہے، وہ آپ کی حیات طیبہ تک، عرب تک محدود ہے۔ یہ واضح متضاد دعوے ہیں جو ارکان سن چکے ہیں، البتہ ایک قصیدہ یا نظم جو مرزا غلام احمد کی مدح میں پڑھی گئی، ضرور قابل ذکر ہے، جس کا ایک شعر ہے:

محمدؐ پھر اتر آئے ہیں ہم میں
اور آگے سے بھی بڑھ کر ہیں اپنی شان میں

(جاری ہے)

اعصاب اور مردانہ امراض کیلئے بہترین آزمودہ نسخہ
فیصل
مکمل علاج مکمل خوراک
قیمت 3000روپے
وزن 600گرام
معجون قوت اعصاب زعفرانی
33اجزا کا اکسیر مرکب

☆ خوشگوار زندگی کے لمحات مزید پرکیف
☆ اعضائے خاص کی تمام بیماریوں میں مفید
☆ قوت خاص اور امساک کے لئے نادر نسخہ
☆ ہضم کی درستگی اور پیدائش خون میں اضافہ کا ضامن
☆ جریان، احتلام، ہڈیوں، پٹھوں کی کمزوری اور تھکاوٹ کیلئے مفید
زعفران، جائفل، ناگرموتھ، مغز بندق، آرو خرا، جوہر آہن
مصطگی، جلوتری، بچ، مغز بنولہ، سنگھاڑا، کشتہ چاندی
مرواریدہ، دارچینی، اکر، لاچی خورد، بیج کاہو، شکوفہ زعفران
ورق طلاء، لونگ، ناگیسر، لاچی کلاں، بیج عشق پیچہ
ورق نقرہ، گوند کیکر، چوب سوئے، ترنجبین، ماجو
مغز چلغوزہ، مغز بادام، رس کنولی، بہمن سفید، گوند کتیرہ
33 اجزاء

معجون تسکین دل
دل کے تمام امراض کے لیے مفید ہے
دل کے درد، شریانوں کی بندش، دل کی کمزوری، دل کی گھبراہٹ
دل کا بے ترتیب اور تیز چلنا، بلڈ پریشر کا کم یا زیادہ ہونا
قیمت
اور دل کے دیگر امراض کی اصلاح کرتا ہے۔
1200 روپے
جگر و معدہ کی اصلاح کر کے نیا خون پیدا کرتا ہے۔
وزن 500 گرام
عام جسمانی کمزوری میں بھی انتہائی موثر اور مفید ہے۔
آب سیب، آب انار، آب ادرک، ورق نقرہ، تخم خرفہ
آب گل، آب لیمن، شہد خالص، بہمن سفید، عود ہندی
زعفران، مروارید، ورق طلاء، کشنیز، بادرنجبویہ
ابریشم، گل سرخ، گل نیلوفر، تخم کاہو، درونج عقربی
صندل سفید، طباشیر، آملہ، جوہر مرجان، مغز تربوز
گل گاؤزبان، الائچی خورد، کہربائی، بہمن سرخ
پاکستان بھر میں فری ہوم ڈلیوری
0314-3085577
فیصل FOODS ستارہ لیبارٹریز ڈی گراؤنڈ پیپلز کالونی فیصل آباد

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت سے تعاون

شفاعت نبی اکرم ﷺ کا ذریعہ

- پوری دنیا میں قادیانیت کا تعاقب
- قادیانیوں کو دعوتِ اسلام
- سینکڑوں مبلغین کے ذریعہ قادیانی سرگرمیوں کا سدباب
- عدالتوں میں قادیانیت کے متعلق مقدمات کی پیروی
- دفاتر ختم نبوت، دار التصنیف اور لائبریریوں کا قیام
- قادیانیت سے تائب ہونے والے مسلمانوں کی نگہداشت
- ہفت روزہ ختم نبوت کے ذریعہ قادیانیت کا قلمی پوسٹ مارٹم

ان تمام صدقاتِ جاریہ میں شرکت کے لئے زکوٰۃ، صدقات، فطرہ، عطیات

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت

کو دیجئے

نوٹ

مجلس کے مرکزی دفاتر میں رقوم جمع کرا کے مرکزی رسید حاصل کر سکتے ہیں۔ رقوم دیتے وقت مد کی صراحت ضروری ہے تا کہ شرعی طریقے سے مصرف میں لایا جا سکے۔

اپیل کنندگان

حضرت مولانا ڈاکٹر عبد الرزاق اسکندر
امیر مرکزیہ

خواجہ عزیز احمد
نائب امیر مرکزیہ

حضرت مولانا ناصر الدین خاکوانی
نائب امیر مرکزیہ

حضرت مولانا عزیز الرحمن جالندھری
مرکزی ناظم اعلیٰ

ترسیل زر کا پتہ

دفتر مرکزیہ عالمی مجلس تحفظِ ختم نبوت حضوری باغ روڈ ملتان
فون: 061-4783486, 061-4583486

WEEKLY KHATM-E-NUBUWWAT, A/c# 0010010964680019
(انٹرنیشنل بینک اکاؤنٹ نمبر) IBAN NO. PK68ABPA0010010964680019
AALMI MAJLIS TAHAFFUZ KHATM-E-NUBUWWAT 0010010964710018
(انٹرنیشنل بینک اکاؤنٹ نمبر) IBAN NO. PK45ABPA0010010964710018
Allied Bank Binori Town Branch Code: 0159 Karachi.